لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

میر سئول و خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648.

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۸ | کلکتہ : چہارشنبہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, February 25, 1914.

قیمت فی پرچہ
ساڑھے تین آنہ

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half-yearly „ „ 1 4-2

الهلال

مدیر مسئول و خصوصی

احمد المکنّیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۳۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۸ کلکتہ : چہارشنبہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری جلد ٤

Calcutta: Wednesday, February 25, 1914.

فہرست

الاسبوع	۱
شذرات	۲
مذاکرۂ علمیہ (راہ اکتشاف و علم پرستی میں ایک اور اقدام)	۳
مقالات (علوم القرآن نمبر ۳)	۹
کارزار طرابلس (ختم جنگ کے اسباب نمبر ۳)	۱۱
عالم اسلامی (از اوڈیسا تا تفلیس)	۱۳
شئون عثمانیہ (جزائر ایجین)	۱۵
آثار عتیقہ (حفریات بابل)	۱۸
مراسلات	۱۹
برید فرنگ	۲۰

تصاویر

سر ارینسٹ شیکلٹن	۳
ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لوئی	۱۸
اسیریا کے شکستہ مقبرہ	۱۸
بابل کی قدیم بنیاد	۱۸
مقدس بیل نیبو	۱۸
بابل میں ۴۰ فیٹ عمیق غار	۱۸

الاسبوع

۱۸ ماہ کو شہزادہ ویڈ نے شاہ و ملکۂ انگلستان کے ساتھہ قصر بیکھنگم میں لنچ کھایا سر ایڈ ورڈ اور دیگر سفراء سے گفتگو کی -

اثناء قیام لندن میں انہوں نے کامل مالی مدد کا وعدہ لیلیا ہے - اس خیال سے شہزادہ کو اتفاق ہے کہ البانیا میں کسی ایک سلطنت کے اثر کا بڑھنا البانیا کے مصالح کے لیے مضر ہے -

قرض کے متعلق ابھی کچھہ طے نہیں ہوا - امید ہے کہ اسماعیل کمال نے نیشنل بنک کے لیے جو رعایتیں دی تھیں انکا رخ بین القومیت کی طرف پھیر دیا جائیگا - شہزادہ ویڈ ایسے قرض کو پسند کرتے ہیں جسکی ذمہ داری دول یورپ متحدہ طور پر نہ کریں -

۲۲ فروری کو شہزادہ ویڈ نے اسد پاشا کی سرگروہی میں ایک وفد کو بار دیا - وفد نے اہل البانیا کی طرف سے شہزادہ سے درخواست کی کہ وہ آزاد و خود مختار تخت کو قبول کرے - شہزادہ نے جواب میں کہا کہ میں اپنی جان و دل کو البانیا کے لیے وقف کرونگا - مجھے امید ہے کہ البانیا کو ایک درخشاں مستقبل تک لیجانے میں ضرور اہل البانیا میری مدد کرینگے -

ایک جرمنی اخبار کا بیان ہے کہ ۲٦ فروری کو شہزادہ ویڈ زار روس سے ملنے جائینگے -

۲۱ فروری کو یونان کی طرف سے دول کی یادداشت کا جواب پیش ہوگیا - یونان نے دول کے اس " منصفانہ " فیصلہ سے اتفاق اور انکا شکریہ ادا کیا ہے - جزائر کے متعلق وہ دونوں شرطوں کو منظور کرتا ہے مگر یہ چاہتا ہے کہ جزائر ناقابل حملہ قرار پائیں - ترکی کو بھی ان جزائر کے مقابل ایشیاے کوچک کی سرحدوں پر قلعہ بندی کی اجازت نہ دیجائے - یوزجہ اطہ اور امبروز میں عیسائیوں کو وہی حقوق دیے جائیں جو مسلمانوں کو اسکے جزائر میں ملنے والے ہیں -

وہ مقابلہ کی پالیسی کو جاری رکھنا نہیں چاہتا ، مگر وادی ارگرو کیسٹرو میں بعض دیہات کے الحاق پر زور دیتا ہے - ان دیہات کے معاوضہ میں وہ تیار ہے کہ البانیا کو ڈھائی ملین فرنک دے اور اس سرحد میں تخفیف کرے جو ساحل البانیا سے لیکے کیپ ہکینیا تک پھیلی ہوئی ہے -

چونکہ لفٹنٹ کمال نے جنینیا میں اپنی جگہ چھوڑ دیتی تھی ، اسلیے اس پر کورٹ مارشل ہوا - ۲۲ فروری کی صبح کو وہ گولی سے ہلاک کیے گئے -

ریورینڈ انڈریوز جنوبی افریقہ سے روانہ ہوگئے - روانگی کی شام کو انہوں نے کیپ ٹائمز میں ایک خط شائع کیا ہے جسمیں اپنے ساتھہ حسن مدارات کے شکریہ کے بعد مسئلہ اہل ہند کے بابت یہ راے ظاہر کی ہے کہ سابق کی نسبت اسوقت یہاں کی فضا کی حالت بہتر ہے - انکا دعوی ہے کہ اثناء اسٹرائک میں مسٹر گاندھی کے طرز عمل اور جنرل بوتھا کی دانشمندی نے ایک معقول و آشتی آمیز روح پیدا کردی ہے - انکے نزدیک اصلی نقطے دو ہیں ایک تین پونڈ ٹیکس اور دوسرا مسئلہ ازدواج - نقطہ اول کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ انکے نزدیک اسکے حل میں کوئی دقت نہ ہوگی :- نقطہ دوم کے متعلق انکا یہ خیال ہے کہ اگر حکومت جنوبی افریقہ صرف ایک شادی کو جائز تسلیم کرے تو بھی یہ مشکل حل ہوسکتی ہے لیکن اگر اس حد سے گزر کے وہ مسلمانوں کے مذہب پر حملہ کریگی تو غیر متناہی مشکلات اور غلط فہمیاں پیدا ہونگی -

برطانی مشرقی افریقہ کی سرحدوں میں ہنگاموں کی وجہ سے مزید چار ہزار فوج کسموں روانہ کی گئی ہے -

سرڈیش کپتان ڈی میر اور بلوچی حملہ آوروں سے بام میں جو جنگ ہوئی ہے اسمیں کپتان ڈی میر کے آدمیوں میں سے دو مقتول اور دو زخمی ہوے ہیں - میجر کلمسٹیڈ کپتان ڈی میر کی مدد کے لیے کرمان روانہ ہوے ہیں -

الہلال کی ششماہی مجلدات

قیمت میں تخفیف

الہلال کی شش ماہی جلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو ، اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردی گئی ہے -

دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں -

(منیجر)

شذرات

گذشته هفته میں سرحد پنجاب سے دو نہایت اهم حادثوں کي خبریں موصول هولي هیں - جنکي اصلي حقیقت سے دبدا یقینا تاریکي میں هے' اور شاید رهے - اسلیے که ان دونوں حادثوں کے متعلق ذریعه اطلاع یا انگلو انڈین اخبارون کے مراسله نگار خصوصي هیں یا پهر ایسوشیاٹیڈ پریس - اول الذکر کے متعلق تو کچهه کہنا فضول هے' کیونکه ان سے توقع هي کسکو هے البته موخر الذکر کے متعلق هم اسقدر کہنا چاهتے هیں که ملک کي بد قسمتي سے وہ اب ایک صاحب گوش و هوش راوي نہیں بلکه بے روح و حیات فونوگراف هے' جس سے وهي نغمه نکلتا هے جو اسمیں بهرا جاتا هے - پس اگر آپ میں کچهه بهي فراست هے تو پہچان لیجیے که یه لے کسکي هے -

---

پهلا حادثه ۱۹ فروري کا هے -

بیان کیا جاتا هے که دوشنبه کی شب کو گیارہ بجے ایک جماعت نے اٹک کے پل پر حمله کیا ' پولیس نے دونوں جانب آتشباري شروع کي - ۸ آدمي نظر آئے ' مگر کسي زخمي کا پته نہیں ملا - ۱۲ بجے آتشباري موقوف هولي - ٹرین روک لي گئي تهي - مگر بعد کو جب اطمینان هوگیا تو اسے جانے دیا گیا - بظاهر یه معلوم هوتا هے که اس حمله کا مقصد پولیس کي رائفلیں لوٹنا تها -

بعد کي خبر میں بیان کیا گیا هے که اس حمله میں یار شاہ کے جتهے کي کامیابي کار فرما هے - حمله کرنے والے ماهتاب کے بلند هونے سے پہلے غائب هوگئے - انکے حلیه غیر معلوم هیں تعداد کا تخمینه ۵۰ هے -

تیسرے تار میں یه ظاهر کیا گیا هے که اٹک کے پل پر دو بار حمله هوا - پهلا حمله جمعه کي شب کو هوا تها - جسمیں فریقین نے اینٹیں پهینکیں ' اور اسکے بعد حمله آور چلے گئے - فریقین میں سے کسي کے آدمي زخمي نہیں هوے -

---

دوسرے حادثے کی خبر ۲۳ جنوري کي هے - دهلي کا تار هے :

حال میں بنیروال نے برطانی قلمرو میں دو سنگین حملے کیے تهے پهلا حمله بلد گردهي میں ۴ جنوري کو اور دوسرا چینا میں ۶ جنوري کو هوا تها جسمیں برطانی رعایا میں سے تقریبا ۸ آدمي کام آئے تهے - چنانچه یه طے کیا گیا که ان حملوں کي پاداش میں آج ملکنڈ کا کالم درہ ملندري سے هوتا هوا بنیر میں داخل هو اور تمام گانوں میں صرف ان دو کو گهیرلے ' جنکو سب سے زیاده ان حملوں سے تعلق هے - یعني نواقلی اور لنگي خان بندا جو سرحد سے چند میل کے فاصله پر واقع هیں - اور دونوں حادثوں کے واجبي تصفیه کي ضمانت کے طور پر انکي جائداد منقوله پر قبضه کر لیا جائے -

آج صبح کو ۸ بجکے ۱۵ منٹ پر تهوڑے سے مقابله کے بعد درہ ملندري پر قبضه هوگیا - فوج نے شب کو نہایت تیز کوچ کیا جسوقت وہ چوٹي پر پهنچي هے اسوقت هر طرف کہرا چهایا هوا تها - فوج دونوں گاوں کي تسخیر اور چند اشخاص کي گرفتاري میں کامیاب هولي - هماري طرف کسی نقصان کي رپورٹ نہیں کي گئي -

---

اس هفته میں دهلي اور لاهور میں بعض خانه تلاشیاں اور گرفتاریاں عمل میں آئي هیں -

دهلي میں امیر چند اور سلطان سنگهه گرفتار هوے هیں - امیر چند ایک تعلیم یافته آدمي هے اور مشن اسکول دهلي میں مدرس اور سنسکرت اسکول دهلي میں هیڈ ماسٹر رهچکا هے - سلطان سنگهه ایک ۱۴ ساله لڑکا هے جسکو امیر چند نے متبني بنایا تها -

امیر چند کي گرفتاري کا تعلق بمب کیس سے بیان کیا جاتا هے اثناء خانه تلاشي میں کاغذات کے علاوہ اون اور روئي سے بهرا هوا ایک بکس نکلا ' جو ممتحن کیمیاري کے یہاں بهیجدیا گیا - یه معلوم هوا هے که بکس سے اس شبهه کي تصدیق هوتي هے جو امیر چند کے متعلق پیدا هوا هے -

امیر چند کے یہاں سے بہت سے خطوط بهي بر آمد هوے هیں' جن میں زیاده تر سلطان سنگهه کے نام هیں -

امیر چند کے ساتهه ایک تیسرا شخص بهي گرفتار هوا هے جسکا نام اودهه بهاري بي - اے ' هے -

---

دهلي میں خانه تلاشیوں کے متعلق حسب ذیل کمیونک شائع هوا هے :

دو شنبه اور اسکے دوسرے دن دهلي میں بہت سي خانه تلاشیاں هولي هیں - پولیس نے یه کارروائي کچهه تو اس وارنٹ کي بناء پر کي هے' جو علی پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ نے راجا بازار بمب کیس کے متعلق جاري کیا هے ' اور کچهه اس وارنٹ کي بناء پر جو دهلي کے ڈپٹي کمشنر نے شرر انگیز نوعیت کي ممنوع الاشاعت تحریروں کي گرفتاري کے متعلق شائع کیا هے - ان تحریروں میں سے بعض راجا بازار بمب کیس میں بطور شهادت کے پیش هولي هیں - یه معلوم هوا هے که دیگر کاغذات کي ایک تعداد گرفتار هولی هے ' جو هنوز زیر امتحان هے - شبه کي بناء پر چند اشخاص بهي گرفتار هوے هیں - جنمیں سب سے زیاده قابل ذکر امیر چند سابق مدرس سینٹ اسٹیفن کالج اور اودهه بهاري بی - اے هیں تحقیقات هو رهي هے -

بالاخر امید و یاس کی اشمکش اور سخت انتظار کے بعد زمیندار شائع هودیا -

اے آتش فراق که دلها کباب کرد !

زمیندار کي اشاعت و عدم اشاعت کا سوال ایک روزانه اخبا کي موت و زندگي کا سوال نه تها که اگر صرف اسقدر هوتا تو یه ایک شخصي حیثیت رکهتا - اور هر همدردي و تعزیت یا تبریک و تهنیت جو دي جاتي محض شخصي اور پرائیوٹ تعلقات کي بنا پر هوتي - بلکه یه سوال تها مسلمانان هند کي بیداري' حس ملي' اور جوش حق پرستي کا' یعني یه که آیا درحقیقت مسلمانوں میں فرض شناسي و حق پرستي کا جذبه پیدا هوگیا هے ؟ کیا وہ اس هستي کے لیے کچهه کرسکتے هیں جسکو طاقت کے عفریت نے صرف اسلیے نیم بسمل کر دیا هے که اس نے مسلمانوں کي حسیات و افکار کي ترجماني کي اور اس کي زبان پر حق جاري هوا ؟

شکر هے که اس کا جواب نفي میں نہیں ملا -

لیکن کسي جان بلب مریض کے بچنے کي اسوقت مسرت هو سکتي هے جبکه اسکے جسم میں روح بهي رهے ' ورنه اگر اسکي لاش ادویه کے ذریعه سے محفوظ رکهه لي گئي تو یه ایک لاحاصل فعل هوگا -

هم اپنے همعصر کو دوباره اشاعت پر مبارکباد دیتے هیں اور دعا کرتے هیں که خدا کرے زمانے کے ظلمات اسکے هاتهه سے صبر و استقامت کا دامن نه چهڑاسکیں' اور وہ همیشه حق و صداقت کي دعوت میں اسي طرح جري و بیباک رهے جسطرح که ایک مسلم هستي کو هونا چاهیے -

مذاکرۂ علمیّه

راہ اکتشاف و علم پرستي ميں ايک سر فروشانہ اقدام

(يعني)

قطب جنوبي کے ليے ايک اور مهم

(بسر کردهي)

سر ايرينسٹ شيکلٹن

اگر کوئي مجهه سے پوچهے که قوموں کي زندگي کے کيا معني هيں تو ميں کهونگا که حوصله کي بلندي اور عزم کي پختگي -

اس وسيع کرۂ ارض پر صدها قوميں آباد هيں اور هر قوم کے افراد وہ تمام کام کرتے هيں جو حيات ظاهري و صوري کے مظاهر و لوازم سمجهے جاتے هيں - اسي آسمان کے نيچے اور اسي زمين کے اوپر هم بهي هيں اور اهل يورپ بهي' پهر هم ميں جاپاني ' چيني اور هندو بهي هيں اور مسلمان بهي - هم سب اکل و شرب ' رفتار و گفتار' مسرت و عيش اور رنج و غم ميں شريک هيں -

جسطرح انکي نبضيں متحرک هيں اسيطرح هماري نبضيں بهي چلتي ميں اور اگر انکي رگوں ميں خون رواں هے تو هماري رگيں منجمد و ساکن نهيں' مگر با ايں همه پهر وہ کيا شے هے جسکي وجه سے بعض زندہ بعض نيم زندہ اور بعض جاں بلب کهلاتے هيں ؟

کيا يه علو حوصله اور رسوخ عزم کے علاوہ اور کوئي شے هے ؟

جب زندگي کي حقيقت سفر و کوچ هو اور مسافر راسته کي مشکلات سے کمر کهولکے بيٹهه جائے تو اسے کون زندہ کهيگا ؟ زندہ تو وهي هے جسکے کانٹے چبهيں' پتهروں کي ٹهوکريں لگيں ' گهاٹياں اور غار حائل هوں ' مگر اس کے پير کو قرار نه هو -

ناکاميوں کا صدمه' مشکلات کا تصور ' خطرات و آفات کا خوف يه تمام چيزيں انسان کي دشمن هيں ' جو اسکے عزم و حوصله پر حمله کرتي هيں ' مگر اسي جنگ ميں فتح کا نام تو زندگي هے - جو قوميں زندہ هيں انکے ليے ان ميں سے ايک شے بهي مانع کار نهيں هوتي -

قطب جنوبي کے اکتشاف کے ليے کتني هي مهميں گئيں ' مگر ايک بهي کامياب واپس نه آئي -.اگر واپس آئي تو ناکام ورنه برف کے ناپيدا کنار سمندر ميں غرق هوتي گئي ' مگر يه زندگي کي اعجاز نمائي هے که نامرادي و بربادي کي باد زمهرير جو ان هولناک برفستانوں ميں چلتي هے سينوں کي آتش شوق کو افسردہ کرنے کے بدلے انکے شعلے اور بلند کرتي هے !

کپتان اسکاٹ کي مهم کا جو حسرتناک انجام هوا وہ انساني همت اور ارادے کے ليے ايک سخت ابتلا و آزمايش هے - ليکن ابهي اس حادثه همت شکن و حوصله فرسا کو دوسرا سال بهي نهيں هوا که ايک اور جماعت اسي بحر هلاکت ميں سفر کے ليے تيار هے ' جسميں انساني هستي کي صدها کشتياں غرق هوچکي هيں-

قطب جنوبي کي سفر کي تاريخ ميں سر اي - شيکلٹن کا نام نيا نهيں اس سفر ميں وہ دو سال تک رهے هيں' اور قطب جنوبي سے ۱۱۱ ميل کے اندر پهنچنے کے بعد وہ ۲۵ مارچ سنه ۱۹۰۹ کو واپس ' آئے جسکے متعلق وہ اپني کتاب قلب انٹراٹيک ميں لکهتے هيں :

که اب هم انٹراٹيک کي اس ناقابل تاريکي ميں رنگر ريلياں منا رهے تهے ' جو معلوم هوتا هے که انسان کي هستي ميں سرايت کررهي هے ' اور جسے اسي واپسي کي خواهش کا ذمه دار هونا چاهيے جو قطب کے خطه سے لوٹنے والوں پر حمله کرتي هے "

اب وہ پهر قطب جنوبي کي طرف ايک مهم لے جانا چاهتے هيں-

سر ارينست شيکلٹن

(بعض عام حالات)

اس مهم کا نام شاهي مهم ماوراء اينٹراٹک رکها گيا هے - اسکا مقصد يه هے که براعظم انٹراٹک کے اس تمام حصه ميں سفر کيا جاے ' جو اٹلينٹک کي جانب واقع هے - يه حصه ابهي تک نا معلوم هے - اگر سر شيکلٹن کو اپنے ارادے ميں کاميابي هوئي اور انهوں نے بحر ويڈل (Weddell Sea) سے بحر روس (Rass Sea) تک کا دورہ کرليا تو يه پهلے شخص هونگے جو اس ملک ميں آيا هے - يه سفر سمندر هي سمندر ميں هوگا - مسافت کي مقدار تخميناً ايک هزار سات سو ميل هوگي -

يوں تو قطب جنوبي کي طرف کون سا سفر آسان هے - کپتان کا سفر ميں کچهه کم مشکلات نه تهے ' مگر اس سفر کي دقت ايک خاص نوعيت کي هے - اب تک قطب جنوبي کي طرف جسقدر سفر هوے هيں ان ميں راسته ميں ايسے مواقع ملتے تهے جهاں رسد کے گودام قائم کيے جاسکتے تهے - مگر اس سفر ميں رسد

کے گوداموں کے سلسله کا موقع نہیں ملیگا - یعني مقامي اور موسمي مشکلات پر رسد کی مصیبت مستزاد ہے -

مگر رسد کا انتظام ناگزیر ہے ' اسلیے یه تجویز کیا گیا ہے که بر اعظم کے دونوں طرف دو جہاز رهیں جو ان لوگوں کو مدد پہنچاتے رهیں -

البته اس مہم کو بعض ایسي علمي مددیں بهي حاصل هیں جن سے پہلے کي مہمیں محروم تهیں - مثلاً تلغراف لاسلکي ' اور هوائي جہاز وغیرہ -

(راسته)

آغاز اکتوبر سنه ۱۹۱۴ ع میں مہم بیونس ایرز (Buenos Aires) سے روانه هوگي ' اور اگر هوسکا تو عرض البلد میں ۷۸ درجه جانب جنوب یعني اس مقام تک سیدهي چلي جائیگی جو جرمني مہم نے دریافت کیا تها -

اگر برف کے حالات سازگار هوے ' اور نومبر تک عرض البلد میں ۷۸ درجه تک جانا هوگیا تو پهر ساحل کی جماعت فوراً پار روانه هوجائیگی -! بحر ویڈل سے اگر قطب تک پہنچنا هوگیا تو امید ہے که پهر قطب سے بحر روس تک آنا مشکل نه هوگا - لیکن اگر بد قسمتي سے حالات موافق نه هوے اور مہم آغاز نومبر تک بحرویڈل میں کسي خشکي تک نه پہنچسکي تو پهر مجبوراً موسم سرما سے پہلے مستقل سرمائي مرکز اور رسد کے گودام بنالیگي اور آینده موسم میں روانه هوگي -

اس صورت میں پہلا جہاز بحرویڈل میں ساحل گریہم لینڈ (Graham Land) پر کام کرتا رهیگا ' جب سردي بہت بڑهجالیگي تو اسوقت جنوبي امریکه چلا آئیگا ' اور آینده موسم میں بحرویڈل کي جماعت کو لیکے پهر روانه هوگا -

دوسرا جہاز نیوز لینڈ (Newzeland) روانه هوگا اور ایک جماعت کو ماوراء بر اعظم جماعت سے ملنے کے لیے بحر روس میں اتاریگا - اور ماوراء بر اعظم جماعت کو لیکے نیوز لینڈ واپس آئیگا -

(سفر ما وراء بر اعظم)

ماوراء بر اعظم کا سفر بحرویڈل میں اینٹلنٹیک کي طرف سے شروع هوگا - لیکن ڈاکٹر بروس (Dr. Brouce) ۱۹۰۴ میں اسکوشیا (Scotia) سے اترے تهے اور سنه ۱۸۲۳ ع میں ویڈل جسکے نام سے بحر ویڈل موسوم ہے جنوب میں ۷۴ درجه تک چلا گیا تها -

ممکن ہے که علم الحیات ' جغرافیه ' طبقات الارض ' اور طبعیات کے علماء جو پہلے جہاز میں هونگے جاڑے بهر بحر ویڈل میں رهیں ' اور دوسري تین آدمیوں کي جماعت مشرق کي طرف اس قطعه کے دریافت کرنے کو روانه هو جاے جو هنوز بالکل غیر معلوم ہے -

ماوراء بر اعظم کے سفر میں سرشیکلٹن کے همراه جو جماعت هوگي اس میں پانچ آدمي هونگے - یه لوگ سید ہے قطب کي طرف روانه هونگے اگر حالات سازگار هوے تو سر شیکلٹن سلسله کوه وکٹوریا کو قطع کرکے نئي زمینیں دریافت کرتے هوے چلے جائینگے - لیکن اگر حالات سازگار نه هوے اور انهیں مجبوراً اپنے اس ارادے کو فسخ کرنا پڑا تو پهر مشرقي راسته پر چل کهڑے هونگے - اس سفر میں غالباً وہ اسکاٹ ' امنڈسن ' یا خود اپني ابتدائي مہم کے نقشہاے قدم کي پیروي کرینگے - امید ہے که اسطرح وہ بحر روس میں پہونچکے اپنے دوسرے جہاز سے مل سکینگے -

(جلد سے جلد خبر کب ملیگي ؟)

مہم اپنے همراه دو سال کا زاد راه لیکے جالیگي ' مگر یه ضرور نہیں که وہ دو سال تک دنیا کے اس عجیب و غریب خطے میں رہے - اگر حالات موافق هوے اور مہم اپنے مقصد میں کامیاب هولي یعني اس نے ایک هي سال میں تمام خط کا سفر کرلیا تو انکے متعلق خبریں اپریل سنه ۱۵ ع میں معلوم هو سکینگي ' اور اگر موسم بر سر اختلاف رها اور اسوجه سے همکو بحر ویڈل میں موسم سرما گزارنا پڑا تو پهر اس صورت کہیں آغاز سنه ۱۶ ع میں مہم کے متعلق خبریں ملینگي -

(جہاز اور جہاز راں)

جہاز راني کے متعلق جنکو ذرا بهي علم ہے وہ جانتے هیں که بحر ویڈل میں جہاز راني بیحد مشکل اور نہایت خطرناک ہے -

سر شیکلٹن کو امید ہے که وہ ایورور Aurora نامي جہاز کے خدمات حاصل کر سکینگے اور اس نقطه تک اس جہاز میں سفر هوگا -

یه وهي جہاز ہے جو ڈاکٹر ماسن Dr. Mawsan کي مہم میں تها -

ایورورا ایک نہایت عمده جہاز ہے اسکے قائد کپتان ڈیوس Captain Dauis هیں - کپتان موصوف سر شیکلٹن کي آخري مہم کے آخري حصه میں صاحب مہم کے جہاز کے کپتان رهچکے هیں -

مہم کے همراه جو جہاز هونگے ان میں سے ایک بهي انٹر اٹیک میں موسم سرما بسر نه کریگا - بحر ویڈل کا جہاز اپني جماعت کو اتار دیگا - اور موسم جہاز راني کے ختم هونیکے بعد وہ آینده سال بحر ویڈل کي جماعت کو لینے جالیگا - یه جماعت اس عرصه میں نامعلوم خط ساحل کي سراغرساني میں مشغول رهیگي -

اس مہم سے پہلے جو مہمیں گئیں تهیں انکے ساتهه کے جہازوں میں اسٹیم کے لیے کوئلا استعمال کیا جاتا تها - مگر صرف اس ایک کوئلے کي وجه سے گونه گوں دقتیں پیش آتي تهیں - مگر اس مہم کے همراه جو جہاز جالینگے وہ اسطرح بنائے گئے هیں که انمیں کوئلے کے بجاے تیل سے اسٹیم پیدا کي جالیگي - تیل کے استعمال سے پہلي سہولت تو یه هوگي که حفظ توازن کی فکر سے نجات ملجالیگي ' کیونکه یه ظاهر ہے که تیل کا وزن کوئلے کے وزن سے کم ہے ' اور اسلیے جسقدر وزن کے کوئلے میں جتني اسٹیم پیدا هوتي تهي اب اتني هي اسٹیم اس سے کم وزن کے تیل سے پیدا هوگي -

دوسري سہولت یه هوگي که حوضوں (ٹینکس) میں پاني پمپ کے ذریعه سے بهرا جاسکیگا - اور جہاز بسہولت و آساني چلیگا -

غرض اس دفعه یه کوشش کي گئي ہے که جہانتک علم و دانش اور حیله و تدبیر کا دست رس هو وهاں تک جہازوں کے سابق مشکلات میں تخفیف کي جاے -

مہم کے دوسرے قائد مسٹر فرینک وائلڈ هیں - مسٹر موصوف اول درجه کے پیمایش کرنے والے هیں - انکا شمار اس عہد کے ان بہترین اشخاص میں ہے جو قطب جنوبي کي تلاش میں نکلے هیں - انکے تجربه و مشق کا اس سے اندازہ هوسکتا ہے که وہ اسکاٹ کے ساتهه سنه ۱۹۰۷ سے سنه ۱۹۰۹ تک رہے هیں - اسکے چند دن کے بعد انهوں نے اسٹریا کي مہم کے ساتهه ایک بہت بڑا سفر کیا ہے -

مہم کے هر جہاز میں چند علماء حیات ' جغرافیه ' و طبعیات هونگے ' تا که جہاں سے گذریں وهاں کے ان عنوانات کے متعلق حالات دیکهتے اور قلمبند کرتے جالیں -

جہاز رانوں کي جماعت بڑي نه هوگي - کل اسٹاف میں ۳۰ - اشخاص هونگے - اسقدر تخفیف کي وجه یه ہے که یه جہاز کوئلے کے بدلے تیل سے چلینگے - ان ۳۰ آدمیوں کے علاوہ ساحل کي جماعت میں ۱۲ آدمي هونگے - اس حساب سے جہاز رانوں کی جماعت میں کل ۴۲ آدمي هونگے -

سر شیکلٹن کے همراه جانے کے لیے جو لوگ آرہے هیں ان پر سر شیکلٹن کو کامل اعتماد ہے - یه در حقیقت مہم کي کامیابي کے لیے ایک فال نیک ہے - کیونکه انتظامات خواہ کتنے هي مکمل هوں ' اور ساز و سامان خواہ کتناهي هو مگر پهر بهي مہم کي کامیابي اسکے اعضاء و ارکان کي قابلیت پر موقوف رهتي ہے - گذشته مہم میں جو لوگ سر شیکلٹن کے همراه تهے انهوں نے ایسے ایسے عمده مشورے دیے جنکا وهم بهي نه تها - ان سابق رفقا میں بهي کچهه همراه جانے کے لیے نہایت شوق سے تیار هیں -

(البقية تتلى)

مقالات

علوم القرآن

از جناب مولانا سلیمان صاحب دسنوی

(۳)

(اعراب القرآن)

تمام سامی زبانوں میں سے صرف بابلی اور عربی دو زبانوں میں اجزاے کلام کے باهمی ارتباط و تعلق کے اظهار کیلیے اعراب (یعنی آخر حرف میں زیر، زبر، پیش) کا استعمال هوتا هے - انهیں اعراب کے ذریعه سے عربی زبان میں فاعل، مفعول، مضاف، مضاف الیه، حال، تمیز، وغیره کا امتیاز هوتا هے - اسلیے ظاهر هے که فهم معنی کیلیے واقفیت اعراب کی کسقدر ضرورت هے - علماے اسلام نے یه بهی ضرورت پوری کردی هے قران مجید کے اعراب پر بے شمار کتابیں تصنیف کی هیں، جن میں عموماً ایک ایک سوره کو به ترتیب لیکر اونکے اعراب کی تحقیق کی گئی هے -

اعراب القران ابو حاتم سهل بن محمد سجستانی المتوفی سنه ۲۴۸، اعراب القران ابومروان عبد الملک بن حبیب قرطبی المتوفی سنه ۲۳۹، اعراب القرآن ابو العباس مبرد المتوفی سنه ۲۸۶، اعراب القرآن ثعلب نحوی المتوفی سنه ۲۹۱، اعراب القران ابو جعفر احمد بن محمد النحاس المتوفی سنه ۳۲۸، اعراب القران حسین بن احمد خالویه نحوی المتوفی سنه ۳۷۰ (اس کتاب میں سورهٔ طارق سے آخری تیس سورتوں کے اعراب بیان کیے گئے هیں) غریب اعراب القران احمد بن فارس زکریا لغوی المتوفی ۳۷۵، اعراب القران علی بن ابراهیم حوفی المتوفی سنه ۴۳۰ (یه کتاب دس جلدوں میں هے) مشکل اعراب القران مکی بن ابی طالب قیسی المتوفی سنه ۴۳۷ (۳ جزء)، ابو طاهر اسماعیل بن خاف صقلی نحوی المتوفی ۴۵۵ (نو جلدوں میں) اعراب القران ابو زکریا خطیب تبریزی المتوفی سنه ۵۰۲ (چار جلدوں میں)، اعراب القران قوام السنه ابو القاسم اسماعیل الطلحی الاصفهانی المتوفی سنه ۵۳۵، اعراب القران ابو البقاء عبد الله المعکبری المتوفی سنه ۶۱۶ اس فن کی مقبول و مشهور کتابیں هیں، انکے علاوه اس فن کی یه کتابیں بهی قابل ذکر هیں - اعراب القران موفق الدین عبد اللطیف بغداد المتوفی سنه ۶۲۹ (صرف اعراب سورهٔ فاتحه)، الکتاب الفرید فی اعراب القران المجید حسین بن ابی العز الهمدانی المتوفی سنه ۶۴۳، المجید فی اعراب الکتاب المجید برهان الدین ابراهیم بن محمد سفاقی المتوفی سنه ۷۴۲ (مخلوط با عراب تفسیر) و اعراب القران احمد بن یوسف السمین المصری المتوفی سنه ۷۵۶، تحفة الاقران فیما قری بالتثلیث من حروف القران احمد بن یوسف بن مالک الرعینی الاندلسی المتوفی سنه ۷۷۷ (اس کتاب میں ان الفاظ کا بیان هے جنکو مختلف معانی کے لحاظ سے جو زیر زبر پیش تینوں حرکات کے ساتهه پڑها جا سکتا هے)

معانی بیان بدیع قران

معانی القران

الفاظ کے بعد قران مجید کے محاسن معنوی کی بحث هے که قران مجید کن معانی پر مشتمل هے، وه معانی کن طرق سے ادا هوئے هیں، کن معانی کو کن مختلف صلات و حروف روابط سے ادا کیا گیا هے، اور یه مختلف صلات و حروف روابط معانی میں کیا اثر پیدا کرتے هیں، الفاظ کی تقدیم و تاخیر تعریف و تنکیر، اطلاق و تقید وغیره سے معانی میں کیونکر اثر پیدا هوتا هے، ان تمام امور کی واقفیت کے بغیر فهم مطالب قران غیر ممکن هے - اسی لیے علماے ادب نے جنکو اس موضوع پر قلم اٹهانیکا سب سے زیاده حق تها، ان مباحث پر نهایت کثرت سے کتابیں لکهیں، جن میں سے حسب ذیل تصنیفات و مصنفین کے نام همکو معلوم هیں :

معانی القران یونس بن حبیب النحوی المتوفی سنه ۱۸۲، معانی القران علی بن حمزه کسائی المتوفی سنه ۱۸۹، معانی القران محمد بن مستنیر قطرب نحوی المتوفی سنه ۲۰۶، معانی القران ابو الحسن بن زیاد الفراء المتوفی سنه ۲۰۷، معانی القران ابو عبیده معمر نحوی المتوفی سنه ۲۰۹، معانی القران اسماعیل بن اسحاق ازدی المتوفی سنه ۲۲۰، تفسیر معانی القران سعید بن مسعده اخفش المتوفی سنه ۲۲۱، معانی القران ثعلب نحوی المتوفی سنه ۲۹۱، معانی القران محمد بن احمد بن کیسان نحوی المتوفی سنه ۲۹۹، معانی القران ابو محمد سلمه بن عاصم نحوی المتوفی سنه ۳۱۰، معانی القران ابو اسحاق ابراهیم الزجاج المتوفی سنه ۳۱۱، معانی القران ابو عبد الله محمد بن احمد نحوی المتوفی سنه ۳۲۰، معانی القران ابو الحسن عبد الله بن محمد نحوی المتوفی سنه ۳۲۵، معانی القران ابو جعفر نحاس نحوی المتوفی سنه ۳۲۸، معانی القران ابو عبید قاسم بن سلام المتوفی سنه ۳۲۸، الموضح فی معانی القران ابو بکر نقاش نحوی المتوفی سنه ۳۵۰، موجز التاویل عن معجز التنزیل احمد بن کامل بن شجره المتوفی سنه ۳۵۰، ایجاز البیان فی معانی القران نجم الدین ابو القاسم محمود نیساپوری المتوفی سنه ۵۵۳ -

(اعجاز القران)

انبیا پر خدا کی طرف سے جو کتابیں نازل هوئیں، وه اپنے معانی، مقاصد، ارشادات اور هدایات کی بنا پر هر زمانے میں معجزه هی هیں، لیکن یه قران مجید کی ایک خصوصیت هے که وه اپنے معانی و ارشادات کے ساتهه اپنے الفاظ، ترتیب کلام، اداے مقصود، اور تعبیر مفهوم میں بهی اعجاز رکهتا هے - یهی سبب هے که صحف قدیمه گو اپنے معانی کے لحاظ سے اب تک باقی هوں، لیکن وه اپنے الفاظ و ترتیب الهامی کے لحاظ سے مدت هوئی که دنیا سے مفقود هوچکی هیں - مگر قران مجید جسطرح اپنے معانی تعلیمات اور هدایات کے لحاظ سے غیر فانی هے، اوسیطرح اپنے الفاظ و عبارات الهامیه کے لحاظ سے بهی غیر فانی هے، قال الله تعالی انا له لحافظون -

حقیقت اعجاز بیان ' اسباب اعجاز کي تشریح انواع اعجاز کي تقسیم و تعلیل ' محاسن عبارات قرآن کي تفصیل ' نکات و وجوہ بلاغت و فصاحت قرآن کي توضیح ' علماے اسلام نے اس خوبي اور عمدگي سے کي ھے کہ حیرت ھوتي ھے ' اور اسکے متعلق اس کثرت سے لٹریچر اونھوں نے فراھم کردیا ھے کہ اسکا احاطہ بھي دشوار ھے - اس فن کي پہلي کتاب جہاں تک ھمیں معلوم ھوسکا امام ابوالحسن علي بن حسین رماني المتوفي سنہ ۲۰۴ کي " نکت في الاعجاز " ھے ' اور دوسري امام سلیمان احمد بن محمد خطابي المتوفي سنہ ۳۸۸ کي اعجاز القرآن ' اور تیسري شریف ابو عبد اللہ محمد بن زید بن علی الواسطي المتوفي سنہ ۳۰۶ کي اعجاز القرآن ' چوتھي قاضي ابوبکر باقلاني المتوفي سنہ ۴۰۳ کي اعجاز القرآن ھے - شیخ عبد القاھر جرجاني المتوفي سنہ ۴۷۴ نے " المعتضد " کے قلم سے شریف ابو عبد اللہ کي کتاب کي شرح لکھي - شیخ کي اسکے علاوہ اعجاز القرآن پر ایک دوسري تصنیف بھي ھے -

متاخرین میں زین المشائخ محمد بن ابي القاسم البقالي الخوارزمي المتوفي سنہ ۵۶۲ کي التنبیہ علی اعجاز القرآن ابو اسحاق ابراھیم بن احمد الجزري الخزرجي کي ایجاز البرھان في اعجاز القرآن ' امام فخر الدین رازي المتوفي سنہ ۶۰۶ کي اعجاز القرآن ' زکي الدین ابن ابي الاصبع قیرواني المتوفي سنہ ۶۵۶ کي البرھان في اعجاز القرآن ابو بکر محمد بن محمد بن سراقہ المتوفي سنہ ۶۶۲ کي اعجاز القرآن ' کمال الدین محمد بن علي زملکاني شافعي المتوفي سنہ ۷۲۷ کي البرھان في اعجاز القرآن الکبیر اور المجید في اعجاز القرآن المجید الصغیر ' اس فن کي نادر تصنیفات ھیں -

یہ تصنیفات عموماً قرآن مجید کے ان طرق بلاغت و وجوہ فصاحت و انواع محاسن پر مشتمل ھیں جو حد اعجاز تک پہونچ گئے ھیں - ضرورت تھي کہ قرآن مجید کے علم محاسن کلام پر بھي گفتگو کي جاے چنانچہ مجاز قرآن ' تشبیہ قرآن ' امثال قرآن ' امثلۂ قرآن اور بدائع قرآن پر انکو مستقل فن قرار دیکر علحدہ علحدہ بیسوں کتابیں لکھي گئیں -

(مجاز القرآن)

فطرت انساني ھے کہ وہ پامال عامیانہ اور کثیر الاستعمال چیزوں سے نفرت کرتا ھے ' اور مخصوص الاستعمال نو ایجاد اور دست نارسیدہ اشیا کو پسند کرتا ھے ' اسي بنا پر عام اور مبتذل ترکیب و الفاظ فصحا کي زبان میں متروک ھیں ' لیکن یہ ظاھر ھے کہ اگر ھر متکلم معاني کیلیے خود الفاظ گڑھکر اوسکا استعمال شروع کردے تو ھر شخص کي زبان کیلیے ایک نئي ڈکشنري کي حاجت ھوگي ' اور دنیا میں باھمي فہم و تفہیم کا سد باب ھوجائیگا ' کیونکہ الفاظ سے معاني تک انتقال ذھن فقط ملک یا قوم کے متفق علیہ وضع عام کا نتیجہ ھے اس بنا پر ایک طرف یہ ضروري ھے کہ وضع عام سے کنارہ کشي نکي جاے ' اور دوسري طرف یہ ضروري ھے کہ کلام میں جدت ترکیب ' خصوصیت استعمال ' اور بے ابتذالي پیدا ھو - اس شکل کا چارہ کار صرف ایک چیز ھے یعني تعبیر معني کیلیے اون غیر مبتذل ' غیر عامیانہ اور مخصوص الفاظ کا استعمال کیا جاے جنکا گو اون معاني کیلیے وضع عام نہو کہ ابتذال پیدا ھو جاے ' لیکن ان الفاظ کے معاني موضوعہ اور اون معاني میں جنکو ھم ادا کرنا چاھتے ھیں ایک خاص قسم کي مناسبت و مشابہت ھو جسکي بنا پر جب ھم اون الفاظ کا استعمال کریں ھمارا مخاطب اونکے عام موضوع لہ معني سمجھے ' اور پھر جب وہ اونکو کلام کے مقصود اور موقع و محل کے موافق نہ پاے فوراً اوسکا ذھن ان عام معاني کو چھوڑ کر اونکے مناسب و مشابہ معني کیطرف منتقل ھوجاے ' اور متکلم کا مقصود اوسکے جدید ' غیر مبتذل اور غیر عامي الفاظ و ترکیب کے ذریعہ سے سمجھہ جاے -

اس تفصیل سے حقیقت و مجاز کي ماھیت اور مجاز کے حسن شرف اور رفعت کے اسباب کا اظہار مقصود تھا کہ حقیقت الفاظ کا اپنے وضع عام و معروف میں استعمال کا نام ھے ' اور مجاز اس عام و معروف وضع کے ذریعہ سے اوسکے مناسب و غیر معروف معني کو ادا کرنا ھے ' اور اس غیر معروفي ' بے ابتذالي ' اور جدت ترکیب کي بنا پر مجاز حقیقت سے بہتر اور اشرف قرار دیا گیا ھے -

قرآن مجید میں جسکا حسن عبارت ' خوبي کلام ' اور جدت ترکیب حد اعجاز تک ھے بے انتہا مجازات ھیں جو اکثر کتب سماویہ کي خصوصیت خاص ھے - فن معاني القرآن میں گو علما نے ایک حد تک اسکے مباحث سے تعرض کیا تھا لیکن انکي اھمیت ایک مستقل فن کي طالب تھي - اس بنا پر مصنفین اسلام نے مجاز القرآن کے نام مستقل و مفرد تصنیفات کا سلسلہ شروع کیا ' اس سلسلہ کي پہلي کڑي ابو عبیدہ معمر بن مثنی نحوي المتوفي سنہ ۲۰۹ کی " مجاز القرآن " ھے - سلطان العلماء عز الدین بن عبد السلام المتوفي سنہ ۶۰۶ کي الاشارہ الي الایجاز في بعض انواع المجاز " اس فن کي بہترین تصنیف جسمیں نہایت استیعاب کے ساتھہ قرآن کي آیات کا استقصا اور اونکے معانی کي تشریح کي گئي ' اسکے بعد علامہ ابن قیم بن جوزیہ کي تصنیف " الایجاز في المجاز ھے - جلال سیوطي المتوفي سنہ ۹۱۰ نے سلطان العلماء کي " الاشارۃ " کا بنام ' مجاز الفرسان الی مجاز القرآن " اختصار کیا ھے '

(تشبیہ القرآن)

سیکڑوں معاني اور مطالب ایسے ھیں جو عام نظروں سے پوشیدہ ھیں اور جنکي تشریح و توضیح کیلیے ایک دفتر درکار ھوتا ھے - لیکن سب سے آسان ' مختصر اور بہتر صورت اوسکي یہ ھے کہ اونکو بذریعہ تشبیہ ادا کیا جاے ' یعني اونکو ایسے معاني و مطالب کے مماثل و مشابہ قرار دیا جاے جو عام طور سے معلوم ھیں ' اور نظروں کے سامنے ھیں کہ مخاطب ان ظاھر اور واضح معاني سے بواسطہ مماثلت و مشابہت اون مخفي ' پیچیدہ ' اور دیر فہم معاني و مطالب تک پہونچ جاے -

مذھب چونکہ ما وراے مادہ سے بحث کرتا ھے اسلیے بیشتر مواقع پر اوسکو تشبیہوں سے کام لینا پڑتا ھے - قرآن مجید کے تشبیہات پر عام کتب بیان اور نیز فن معاني القرآن ' فن اعجاز القرآن ' اور فن مجاز القرآن میں ان پر کامل بحثیں موجود ھیں - اور الجمان في تشابیہ القرآن لابي القاسم عبد اللہ بن باقیا البغدادي المتوفي سنہ ۴۸۵ اس فن پر ایک مستقل کتاب بھي ھے -

(امثال القرآن)

جو اغراض تشبیہ سے متعلق ھے بعینہ وھي امثال سے مقصود ھیں - انبیاے مذاھب اور حکماے اخلاق نے تمام طرق استدلال سے زیادہ ان امثال سے کام لیا ھے کہ یہ استدلالات منطقي سے زیادہ موثر اور عام فہم ھیں ' اس لیے قرآن مجید میں بھي نہایت کثرت سے امثال ھیں - تفسیر کے ضمن میں مفسرین نے ان امثال کي جو تشریح کي ھے انکے علاوہ ابو عبد الرحمان محمد بن حسین سلمي نیسابوري المتوفي سنہ ۴۰۶ ' ابو الحسن علی بن محمد ماوردي المتوفي سنہ ۴۵۰ ' اور شمس الدین ابن القیم المتوفي سنہ ۷۵۴ ' نے امثال القرآن " کے نام سے مستقل کتابیں لکھي ھیں -

کارزار طرابلس

(امثلة القران)

حكما کے چهوٹے چهوٹے مقولے اور بلغا کے بليغ فقرے لوگوں کي زبانوں پر چڑهجاتے هيں - اور وهي تقريباً انشا پردازي اور ادب کي جان هوتے هيں ' اور پهر وه لٹريچر ميں اسقدرسرايت کر جاتے هيں که اون سے سينکڑوں محاورے اور تلميحات پيدا هو جاتے هيں - قران مجيد ايجاز اور اعجاز کا کاملترين نمونه هے ' اسکي سينکڑوں چهوٹي چهوٹي آئتيں اور حکيمانه فقرے عربي علم ادب کے جز بنگئے هيں ' جنکے بغير عبارت ميں بلندي اور کلام ميں لطف و شيريني نهيں پيدا هوسکتي - علماے ادب عربي نے قران مجيد کي اس قسم کي تمام آئتيں الگ کر دي هيں - ثعالبي المتوفي سنه - ۴۳۰ ع نے کتاب الايجاز والاعجاز ميں قاضي ماوردي المتوفي سنه - ۴۵۰ ع نے امثال القران ميں - جعفر بن شمس الخلافه نے کتاب الاداب ميں ' جلال سيوطي المتوفي سنه - ۹۱۰ ع نے الاتقان ميں مستقل ابواب قران مجيد کي ضرب الامثال کو جمع کر ديا هے -

(بدائع القران)

کلام کے محاسن معنوي کے بعد اوسکے محاسن لفظي کا درجه هے جنکو عام طور سے "صنائع و بدائع" کهتے هيں ' زور بلاغت و فصاحت کے ساتهه اگر يه چيز کلام ميں پيدا هوجاے تو عجيب لطف ديجاتي هے - يه بهي عجيب بات هے که تمام علوم و فنون اسلاميه کے باني و واضع اول عموماً ارباب خلوت و محراب اور بوريا نشينان کلبۂ فقر هيں ليکن علم بديع کا مخترع اول ايک عباسي شاهزاده ابن المعتز المتوفي سنه ۲۹۲ هے ' اوسنے ۱۷ بدائع اپني تصنيف کتاب البديع ميں جمع کيے - قدامه بن جعفر نے جو ابن المعتز کا معاصر تها نقد الشعر ميں ۳۰ تک پهونچايا ' ابو هلال عسکري المتوفي سنه ۳۹۵ نے کتاب الصناعتين ميں ۷ کا اور اضافه کيا ' ابن رشيق قيرواني المتوفي سنه ۴۵۶ نے کتاب العمده ميں ۶۵ بدائع شمار کراے ' شرف الدين احمد بن يوسف تيفاشي نے ۷۰ کيا ' عبد العظيم بن ابي الاصبع المتوفي سنه ۶۵۶ نے کتاب التحرير کے نام سے خاص قران مجيد کے بدائع کي کتاب لکهي ' جس ميں بدائع کي تعداد ۱۱۰ تک پهونچادي •

همزاد

لفظ همزاد کي حقيقت ' همزاد کے وجود پر مفصل بحث ' عمل همزاد کي تشريح اور اوسي کا آسان طريقه اون عمل خواني پر تفصيلي گفتگو ' تاثير عمل نه هونے کے اسباب ' اور اونکي اصلاح ' ايام سعد و نحس کا بيان ' دست غيب کے معني ' دست غيب کا صحيح مفهوم ' مشکل کے حل کرنيوالے آسان اور مستند طريقے بزرگان دين نے جن طريقوں کي تعليم فرمائي اونکا بيان - حب ' تفريق ' هلاکي ' دشمن کے اعمال کي تشريح ' غرضکه هندوستان ميں يه سب سے پهلي کتاب هے جس ميں عمليات پر نهايت وضاحت کے ساتهه عقلي و نقلي دلائل سے بحث کيگئي هے ' اور سچے پکے - مستند - آسان عمل کيے گئے هيں - تين حصوں ميں قيمت هر سه حصص مع محصول ۱۴ آنه -

عرفان کي تجلي — حضرت خواجه غريب نواز اجميري رح کے حالات ميں تمثيل و مختصر تذکره قيمت ۴ آنه -

حيات غوثيه — حضرت غوث پاک کے صحيح اور مستند حالات قيمت ۲ آنه -

دهلي کے شهزادوں کے دردناک حالات مع واقعات غدر وغيره صفحات ۲۵۰ قيمت ايک روپيه .

ملنے کا پته کے - ايم - مقبول احمد نظامي سيوهاره ضلع بجنور

ختم جنگ کے اسباب

انکشاف حقيقت

شيخ سليمان البارونی کي تصريح

(۳)

ذرا انصاف کيجيے ! اگر ميں روپيه کا طالب هوتا تو ايک رقم کثير کونٹ سفورس اور انکے همراهيوں کے فديه ميں نه مانگتا ' جنهيں ميں نے رها کر کے مسلم پوليس کے تيس سواروں کي حفاظت ميں نشات بے کے پاس بهيجديا ؟ کونٹ سفورس ايک مشهور دولتمند اطالي هے اگر ميں اسکے اور اسکے همراهيوں کے فديه ميں لاکهوں روپيه بهي مانگتا تو خود اسکو اور حکومت کو گراں نه گزرتا - ليکن ميں اس حرکت سے باز رها ' کيونکه يه لوگ تراي جنگ کے قيدي تهے هماري نئي جنگ کے اسير نه تهے -

ان لوگوں کو رخصت کرتے وقت ميں نے کها تها که هم نے جو کچهه طے کيا هے يعني مقابله کا اعلان و تجديد اسکي اطلاع تم اپني حکومت کو ديدينا -

يه لوگ خوده اپنے اور نشاط بے اس يقين کے بعد که همارے هاتهه سے ان لوگوں کے نکلنے کي کوئي صورت نهيں جب صحيح و سالم طرابلس پهنچے اور جو کچهه ديکها تها بيان کيا تو والی طرابلس کے وکيل کو سخت تعجب هوا ' اور اُسکے جواب ميں يه خط مجهے لکها :

" جناب فاضل اديب سليمان بيروني جازاه الله -

همکو قطعي طور پر معلوم نهيں که ۲۴ - اکتوبر کا خط آپکو ملا هے بهر حال اطاليه کي بعثت علميه (علمي مشن) کے اعضاء آج بخيريت پهنچگئے - جن کي زباني هم نے آپکے الطاف و عنايات کي داستان سني ' اور اس سے پہلے جو کچهه آپکے متعلق سنا تها اسکي پوري تائيد هوئي - بيشک هم ميں اور آپ ميں علانيه عداوت کے موجود هوتے هوے آپکا يه طرز عمل آپکي شرافت اور کشاده دلي کي ايک روشن دليل هے -

مستقبل تو الله کے هاتهه ميں هے ' ليکن مجهے آپکو يه يقين دلانے کي اجازت ديگئي هے که خواه واقعات کي رفتار کچهه هو ' مگر هماري حکومت ايک زمانے سے جانتي هے که عربوں کے دلوں ميں آپکي کتني وقعت هے اور بوقت فرصت آپکے خلوص و لطف کا لحاظ کريگي -

طرابلس الغرب ۱۴ نومبر سنه ۱۹۱۴ ع	جنرل توماتورن وکيل والي طرابلس -

چونکه کونٹ مذکور کے ساتهه همارا برتاؤ يه رها تها اسليے حکومت اطاليا نے همارے آخري مطالبه يعنے خود مختاري کے متعلق مرسيليا ميں همارے وفد سے ملکے گفتگو کرنے کے ليے کونٹ مذکور هي کو بهيجا - پهر جب ميں تونس آ گيا تو وهاں بهي کونٹ مذکور هي مجهه سے گفتگو کرنے کے ليے بهيجے گئے -

جب اطالوي اخبارات نے مجهپر يه بهتان لگانا شروع کيا که ميں نے انکي حکومت سے ايک رقم ليکے جنگ ختم کردي هے ' اور اس رقم کا اندازه در ملين کيا ' تو اُنکو نهايت افسوس هوا اور اُنهوں نے مجهے ايک خط لکها جو ان دروغ بافوں کي زبان کاٹنے ميں تيغ سے زياده تيز هے - يه خط اُنهوں نے اُس وقت لکها تها جب ميں راکس ميں تها ' اور وه تونس ميں ' گفتگو کے ختم هوچکي تهي اسليے عنقريب وه رومه جانے والے تهے -

خط کو عربي میں کونسل جنرل اطالیا کے مترجم نے لکھا تھا - وہ خط یہ ہے :

صدیقي !

اس خط کے همراہ آپکے بھائي شیخ احمد کے لیے فرمان پناہ بخشي بھیجتا ہوں ' اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ انکو توفیق خیر دے ' اور وہ بخیر و عافیت وطن واپس آئیں - یہي فرمان ایک چیز ہے جو آپ نے مجھہ سے لي ہے ' کیونکہ آپکو ہمیشہ اپنے وطن کے مصالح کي فکر رهتي ہے -

جسطرح آپکے اسلاف مال کو هیچ سمجھتے تھے اسي طرح آپ بھي اسکو حقیر سمجھتے ہیں - چنانچہ آپ نے اپني ذات کے لیے ایک حبہ نہیں لیا ' اور اصل یہ ہے کہ مجھے آپ پر جو اسقدر اعتماد ہے وہ آپکي اسي شان استغنا کي وجہ ہے -

لیکن با این همه بد قسمتي سے اخبارون نے آپ پر اعتراضات کیئے اور بے اصل بہتان لگائے - مگر میں بخوبي جانتا ہوں کہ شاذ و نادر ھي ایسے لوگ ہونگے جو آپکي طرح یہ دعوی کرسکیں کہ اپنے وطن کے فوائد کے سوا نہ کسي شے کا ارادہ کیا اور نہ کوئي شے چاهي - والسلام -

۱۶ جولائی } کونت اسفورس

میں سچ کہتا ہوں کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ایک درہم بھي اس ہاتھہ نے لیا ہے ' یا اس زبان نے مانگا ہے ' یا اس قلم نے ایک حرف بھي لکھا ہے - تو میں اسکو آگ کي قینچي سے کاٹ دیتا ' بیشک میرے پاس اطالي سکے اور نوٹ تھے - یہ بڑے بڑے معرکوں کي غنیمت تھي ' جو همارے مجاهدین کو ان مقتول و مجروح افسروں اور سپاهیوں کي جیبوں میں ملے تھے ' جو میدان جنگ میں پڑے رهجاتے تھے - انکو هم نے فرانسیسي سکوں سے بدل لیا تھا ' کیونکہ هم نے یہ طے کیا تھا کہ جب تک هم نئے سکے نہ ڈھالیں گے اسوقت تک هم فرانسیسي سکے استعمال کرینگے -

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دولت عثمانیہ نے هماري مالي مدد کي ' اسکے علاوہ هندوستان ' شام ' مصر ' اور تونس میں ایسي جماعتیں ہیں جو برابر هماري مالي مدد کرتي رهتي ہیں -

اسلیے آغاز جنگ سے لیکے انتہاء جنگ تک مجھے جسقدر روپیہ بمد اعانت موصول ہوا ہے اسکي ایک فہرست دیکے اس وهم کے چہرے سے نقاب اٹھاتا ہوں -

اسم معطي	جسقدر رقم کہ موصول ہوئي بحساب فرانسیسي پونڈ
یورپ سے ایک شخص نے	۱۲۰۰
مشرق سے ایک شخص نے	۸۶۰
مغرب سے ایک شخص نے (مع اپنے رفقاء کے)	۲۰۰
یورپ سے ایک اور شخص نے	۴۲۰
اهل مغرب کي ایک متفرق جماعت نے	۲۷
مغرب سے دو شخصوں نے	۱۲

یہ چندے جن لوگوں نے مجھے لاکے دیے تھے - میں نے انہیں اپنے ہاتھہ سے لکھکے رسیدیں دیں ' اور اپني حکومت کے خزانچي کو یہ رقمیں دیدیں ' جو اوہ یغرن کي مجلس انتظامي کي معرفت صرف ہوئیں - میرے تونس آنے کے بعد جو چندے آئے وہ میں نے ان ملازموں اور سرداروں میں تقسیم کردیے ' جو میرے همراہ تونس آئے تھے - ان لوگوں سے میں نے انکي دستخطي رسیدیں لیلیں ہیں جو اسوقت تک میرے پاس محفوظ ہیں -

جو شخص میري اس تحریر کو غور سے پڑھیگا اور جنگ اور حکومت کے معاملات سے واقف ہوگا تو اسے یقین ہوجائیگا کہ مجھے جسقدر روپیہ بطریق اعانت ملا تھا یعني (۲۷۷۷ لیرہ فرانسیسیہ) وہ ایک مہینہ تک ان بارکش اونٹوں کے کرایہ کے لیے بھي کافي نہ تھا جو مجاهدین کا سامان لاتے لیجاتے تھے ' اور اسلیے میں نے ضرور اپنے پاس سے ایک رقم کثیر صرف کي ہے جسکي مقدار میرے علاوہ اور کسی کو معلوم نہیں -

اگر ضرورت نہ ہوتي تو اپنے خدمات کا ذکر نہ کرتا کیونکہ میں نے جو کچھہ کیا ہے وہ وطن و مذهب کي راہ میں کیا ہے ' اسلیے اس کا کسي پر احسان نہیں - لیکن اب جو ذکر آگیا ہے تو اس تقریب سے میں بلا فخر کہتا ہوں کہ میں هي وہ شخص ہوں جس نے اپني جان ' مال ' زبان ' اور قلم سے اپني اور اپنے هموطنوں کي پیشانیوں سے داغ ننگ کے مٹانے کي آخر وقت تک کوشش کي اور سوائے ان لوگوں کے جنکا میں نے ذکر کیا ہے اور جنکے احسان کو میں کبھي نہیں بھول سکتا ' اور کسي غیر کے منت کش نہیں ہوے -

میں نہیں سمجھتا کہ ان لوگوں کے علاوہ مشرق و مغرب میں ایک شخص بھي یہ دعوی کرسکتا ہے کہ اس نے همیں ایک درهم بھي دیا یا خود حکومت عثمانیہ یہ کہے کہ اس نے هماري اعانت کي ' بلکہ حکومت عثمانیہ نے تو هماري یہ مدد کي کہ جو کچھہ سامان جنگ موجود تھا وہ بھي منگوا لیا - اب میں مع اپنے خاندان کے تونس آگیا ہوں اور مصر و آستانہ جارہا ہوں - اگر کسي شخص کو یہ دعوی ہو کہ اس نے براہ راست یا کسي وساطت سے مجھے روپیہ بھیجا اور وہ مجھے پہنچ بھي گیا تو میں اسے اجازت دیتا ہوں کہ وہ مجھہ سے اس رقم کا مطالبہ کرے -

مجھے یقین ہے کہ میں ان شہروں میں آؤنگا اور انشاء اللہ کسي سے شرمساري کے بغیر واپس جاؤنگا ' کیونکہ تونس آنے کے بعد میرے پاس جسقدر چندہ آئے تھے وہ سب میں نے یہ کہکے چندہ والوں کو واپس کردیے کہ مجھے اب ایسي جنگ کے دوبارہ جاري ہونے کي امید نہیں جس سے اهل ملک کو ذرا بھي فایدہ ہو - اسلیے ان چندوں کو لے لینا بے وجہ ہے - اس پر بہت سے لوگوں نے مجھے خطوط لکھے جس میں اس دیانت و استقامت کي داد دي -

اگر جنگ سے مقصد اصلي حاصل نہیں ہو اور همیں وطن عزیز بالا دست قوت کے حوالہ کرنا پڑا تو میري نزدیک اسمیں کوئي عیب نہیں - اسلیے کہ العرب سجال اور هم تو هم ' هم سے زیادہ بڑے لوگوں نے دشمن کي قوت کے آگے هتیار ڈالدیتے ہیں - اور عیب کا علم تو اللہ هی کو ہے -

---

تعلیم نسوان کے متعلق

هندوستان کے مشہور و معروف عالم دین حضرات مولانا محمد اشرف علي صاحب کا نہایت مدلل و مفصل مضمون جو بارہ صفحہ پر طبع ہوا ہے - صرف دو پیسے کا ٹکٹ بھیجنے پر اس کے دو نسخے روانہ ہوسکتے ہیں -

فقیر اصغر حسین عفي عنہ

دفتر رسالہ القاسم - مدرسہ اسلامیہ دیوبند

مقالات

علـــوم القـرآن

از جناب مــولانا سليمان صاحب دسنوي

(٣)

(اعــراب القــرآن)

تمام سامي زبانوں میں سے صرف بابلي اور عربي دو زبانوں میں اجزاے کلام کے باهمي ارتباط و تعلق کے اظهار کیلیے اعراب (یعني آخر حرف میں زیر، زبر، پیش) کا استعمال هوتا هے - انهیں اعراب کے ذریعه سے عربي زبان میں فاعل، مفعول، مضاف، مضاف الیه، حــال، تمیز، وغیره کا امتـیاز هوتا هے - اسلیے ظاهر هے که فهم معني کیلیے واقفیت اعراب کي کسقدر ضرورت هے - علماے اسلام نے یه بهي ضرورت پوري کردي هے قران مجید کے اعراب پر بے شمار کتابیں تصنیف کي هیں، جن میں عموماً ایک ایک سوره کو به ترتیب لیکر اونکے اعراب کي تحقیق کي گئي هے -

اعراب القران ابو حاتم سهل بن محمد سجستاني المتوفي سنه ٢٤٨، اعراب القران ابومردان عبد الملک بن حبیب قرطبي المتوفى سنه ٢٣٩، اعراب القرآن ابو العباس مبرد المتوفي سنه ٢٨٦، اعراب القرآن ثعلب نحوي المتوفي سنه ٢٩١، اعراب القران ابو جعفر احمد بن محمد النحاس المتوفي سنه ٣٢٨، اعراب القران حسین بن احمد خالویه نحوي المتوفي سنه ٣٧٠ (اس کتاب میں سورهٔ طارق سے آخري تیس سورتوں کے اعراب بیان کیے گئے هیں) غریب اعراب القران احمد بن فارس زکریا لغوي المتوفي ٣٧٥، اعراب القران علی بن ابراهیم حوفی المتوفي سنه ٤٣٠ (یه کتاب دس جلدوں میں هے) مشکل اعراب القران مکي بن ابي طالب قیسي المتوفي سنه ٤٣٧ (٣ جزء)، ابو طاهر اسماعیــل بن خاف صقلي نحــوي المتوفي ٤٥٥ (نو جلدوں میں) اعراب القران ابو زکریا خطیب تبریزي المتوفي سنه ٥٠٢ (چار جلدوں میں)، اعراب القران قوام السنه ابو القاسم اسماعیل الطلحي الاصفهاني المتوفي سنه ٥٣٥، اعراب القران ابو البقاء عبد الله المعکبري المتوفي سنه ٦١٦ اس فن کي مقبول و مشهور کتابیں هیں، انکے علاوه اس فن کي یه کتابیں بهي قابل ذکر هیں - اعراب القران موفق الدین عبد اللطیف بغداد المتوفي سنه ٦٢٩ (صرف اعراب سورهٔ فاتحه)، الکتاب الفرید في اعراب القران المجید حسین بن ابي العز الهمداني المتوفي سنه ٦٤٣، المجید في اعراب الکتاب المجید برهان الدین ابراهیم بن محمد سفاقي المتوفي سنه ٧٤٢ (مخلوط باعراب تفسیر) و اعراب القران احمد بن یوسف السمین المصري المتوفي سنه ٧٥٦، تحفة الاقران فیما قرئ بالتثلیث من حروف القران احمد بن یوسف بن مالــک الرعیني الاندلسي المتوفي سنه ٧٧٧ (اس کتاب میں اون الفاظ کا بیان هے جنکو مختلف معاني کے لحاظ سے جو زیر زبر پیش تینوں حرکات کے ساتهه پڑها جا سکتا هے)

معانـــی بیــان بدیع قران

معــاني القران

الفاظ کے بعد قــران مجید کے محاسن معنوي کي بحث هے که قران مجید کن معانی پر مشتمل هے، وه معانی کن طرق سے ادا هوئے هیں، کن معاني کو کن مختلف صلات و حروف روابط سے ادا کیا گیا هے، اور یه مختلف صلات و حروف روابط معاني میں کیا اثر پیدا کرتے هیں، الفاظ کي تقدیم و تاخیر تعریف و تنکیر، اطلاق و تقید وغیره سے معاني میں کیونکر اثر پیدا هوتا هے، ان تمام امور کي واقفیت کے بغیر فهم مطالب قران غیر ممکن هے - اسي لیے علماے ادب نے جنکو اس موضوع پر قلم اٹهانیکا سب سے زیاده حق تها، ان مباحث پر نهایت کثرت سے کتابیں لکهیں، جن میں سے حسب ذیل تصنیفات و مصنفین کے نــام همکو معلوم هیں :

معانی القران یونس بن حبیب النحوي المتوفي سنه ١٨٢، معاني القران علي بن حمزه کسائی المتوفي سنه ١٨٩، معاني القران محمد بن مستنیر قطرب نحوي المتوفی سنه ٢٠٦، معاني القران ابو الحسن بن زیاد الفراء المتوفي سنه ٢٠٧، معاني القران ابو عبیده معمر نحوي المتوفي سنه ٢٠٩، معاني القران اسماعیل بن اسحاق ازدي المتوفي سنه ٢٢٠، تفسیر معاني القران سعید بن مسعده اخفش المتوفي سنه ٢٢١، معاني القران ثعلب نحوي المتوفی سنه ٢٩١، معاني القران محمد بن احمد بن کیسان نحوي المتوفي سنه ٢٩٩، معاني القران ابو محمد سلمه بن عاصم نحوي المتوفي سنه ٣١٠، معاني القران ابو اسحاق ابراهیم الزجاج المتوفي سنه ٣١١، معانی القران ابو عبد الله محمد بن احمد نحوي المتوفي سنه ٣٢٠، معاني القران ابو الحسن عبد الله بن محمد نحوي المتوفي سنه ٣٢٥، معاني القران ابو جعفر نحاس نحوي المتوفي سنه ٣٢٨، معاني القران ابو عبید قاسم بن سلام المتوفي سنه ٣٢٨، الموضح في معاني القران ابو بکر نقاش نحوي المتوفي سنه ٣٥٠، موجز التاویل عن معجز التنزیل احمد بن کامل بن شجره المتوفي سنه ٣٥٠، ایجاز البیان في معاني القران نجم الدین ابو القاسم محمود نیساپوري المتوفي سنه ٥٥٣ -

(اعــجــاز الــقــران)

انبیا پر خدا کي طرف سے جو کتابیں نازل هوئیں، وه اپنے معاني، مقاصد، ارشادات اور هدایات کي بنا پر هر زمانے میں معجزه هي هیں، لیکن یه قران مجید کي ایک خصوصیت هے که وه اپنے معاني و ارشادات کے ساتهه اپنے الفاظ، ترتیب کلام، اداے مقصود، اور تعبیر مفهوم میں بهي اعجاز رکهتا هے - یهي سبب هے که صحف قدیمه گو اپنے معاني کے لحــاظ سے اب تــک باقي هوں، لیکن وه اپنے الفــاظ و ترکیب الهامي کے لحاظ سے مدت هوئي که دنیا سے مفقود هوچکي هیں - مگر قران مجید جسطرح اپنے معاني تعلیمات اور هدایات کے لحاظ سے غیر فاني هے، اوسیطرح اپنے الفاظ و عبــارات الهامیه کے لحاظ سے بهي غیر فاني هے، قال الله تعالی انا له لحافظون -

161

حقيقت اعجاز بيان ' اسباب اعجاز كي تشريح انواع اعجاز كي تقسيم و تعليل ' محاسن عبارات قران كي تفصيل ' نكات و وجوه بلاغت و فصاحت قران كي توضيح ' علماے اسلام نے اس خوبي اور عمدگي سے كي هے كه حيرت هوتي هے ' اور اسكے متعلق اس كثرت سے لٹريچر اونهوں نے فراهم كرديا هے كه اسكا احاطه بهي دشوار هے - اس فن كي پهلي كتاب جهاں تك همیں معلوم هوسكا امام ابوالحسن علي بن حسين رماني المتوفي سنه ۲۰۳ كي " نكت في الاعجاز " هے ' اور دوسري امام سليمان احمد بن محمد خطابي المتوفي سنه ۳۸۸ كي اعجاز القران ' اور تيسري شريف ابو عبد الله محمد بن زيد بن علي الواسطي المتوفي سنه ۳۰۶ كي اعجاز القران ' چوتهي قاضي ابو بكر باقلاني المتوفي سنه ۴۰۳ كي اعجاز القران هے - شيخ عبد القاهر جرجاني المتوفي سنه ۴۷۴ نے " المعتضد " كے نام سے شريف ابو عبد الله كي كتاب كي شرح لكهي - شيخ كي اسكے علاوه اعجاز القران پر ايک دوسري تصنيف بهي هے -

متاخرين میں زين المشائخ محمد بن ابي القاسم البقالي الخوارزمي المتوفي سنه ۵۶۲ كي التنبيه على اعجاز القران ابو اسحاق ابراهيم بن احمد الجزرى الخزرجي كي ايجاز البرهان في اعجاز القران ' امام فخر الدين رازي المتوفي سنه ۶۰۶ كي اعجاز القران ' زكي الدين ابن ابي الاصبع قيرواني المتوفي سنه ۶۵۶ كي البرهان في اعجاز القران ابو بكر محمد بن محمد بن سراقه المتوفي سنه ۶۶۲ كی اعجاز القران ' كمال الدين محمد بن علي زمكاني شافعي المتوفي سنه ۷۲۷ كي البرهان في اعجاز القران الكبير اور المجيد في اعجاز القران المجيد الصغير ' اس فن كي نادر تصنيفات هيں -

يه تصنيفات عموماً قران مجيد كے اُن طرق بلاغت و وجوه فصاحت و انواع محاسن پر مشتمل هيں جو حد اعجاز تک پهونچ گئے هيں - ضرورت تهي كه قران مجيد كے عام محاسن كلام پر بهي گفتگو كی جاے چنانچه مجاز قران ' تشبيه قران ' امثال قرآن ' امثلة قران اور بدائع قران پر انكو مستقل فن قرار ديكر علحده علحده بيسوں كتابيں لكهي گئيں -

(مجــاز القران)

فطرت انساني هے كه وه پامال عاميانه اور كثير الاستعمال چيزوں سے نفرت كرتا هے ' اور مخصوص الاستعمال نو ايجاد اور دست نارسيده اشيا كو پسند كرتا هے ' اسي بنا پر عام اور متبذل تركيب و الفاظ فصحا كي زبان ميں متروک هيں ' ليكن يه ظاهر هے كه اگر هر متكلم معاني كيليے خود الفاظ گڑهكر اوسكا استعمال شروع كردے تو هر شخص كي زبان كيليے ايک نئي ڈكشنري كي حاجت هوگي ' اور دنيا ميں باهمي فهم و تفهيم كا سد باب هوجائيگا ' كيونكه الفاظ سے معاني تک انتقال ذهن فقط ملک يا قوم كے متفق عليه وضع عام كا نتيجه هے اس بنا پر ايک طرف يه ضروري هے كه وضع عام سے كناره كشي نكي جاے ' اور دوسري طرف يه ضروري هے كه كلام ميں جدت تركيب ' خصوصيت استعمال ' اور بے ابتذالي پيدا هو - اس شكل كا چاره كار صرف ايک چيز هے يعني تعبير معني كيليے اون غير مبتذل ' غير عاميانه اور مخصوص الفاظ كا استعمال كيا جاے جنكا گو اون معاني كيليے وضع عام نهو كه ابتذال پيدا هوجاے ' ليكن ان الفاظ كے معاني موضوعه اور اون معاني ميں جنكو هم ادا كرنا چاهتے هيں ايک خاص قسم كي مناسبت و مشابهت هو جسكي بنا پر جب هم اون الفاظ كا استعمال كريں همارا مخاطب اونكے عام موضوع له معني سمجهے ' اور پهر جب وه اونكو كلام كے مقصود اور موقع و محل كے موافق نه پاے فوراً اوسكا ذهن ان عام معاني كو چهوڑكر اونكے مناسب و مشابه معني كيطرف منتقل هوجاے ' اور متكلم كا مقصود اوسكے جديد ' غير مبتذل اور غير عامي الفاظ و تركيب كے ذريعه سے سمجهه جاے -

اس تفصيل سے حقيقت و مجاز كي ماهيت اور مجاز كے حسن شرف اور رفعت كے اسباب كا اظهار مقصود تها كه حقيقت الفاظ كا اپنے وضع عام و معروف ميں استعمال كا نام هے ' اور مجاز اس عام و معروف وضع كے ذريعه سے اوسكے مناسب و غير معروف معني كو ادا كرنا هے ' اور اس غير معروفي ' بے ابتذالي ' اور جدت تركيب كي بنا پر مجاز حقيقت سے بهتر اور اشرف قرار ديا گيا هے -

قرآن مجيد ميں جسكا حسن عبارت ' خوبي كلام ' اور جدت تركيب حد اعجاز تک هے بے انتها مجازات هيں جو اكثر كتب سماويه كي خصوصيت خاص هے - فن معاني القران ميں گو علما نے ايک حد تک اسكے مباحث سے تعرض كيا تها ليكن انكي اهميت ايک مستقل فن كي طالب تهي - اس بناپر مصنفين اسلام نے مجاز القران كے نام مستقل و مفرد تصنيفات كا سلسله شروع كيا ' اس سلسله كي پهلي كڑي ابو عبيده معمر بن مثنى نحوي المتوفي سنه ۲۰۹ كی " مجاز القران " هے - سلطان العلماء عز الدين بن عبد السلام المتوفي سنه ۶۰۶ كي الاشاره الي الايجاز في بعض انواع المجاز " اس فن كي بهترين تصنيف جسميں نهايت استيعاب كے ساتهه قران كي آيات كا استقصا اور اونكے معانى كي تشريح كي گئي ' اسكے بعد علامه ابن قيم بن جوزيه كي تصنيف " الايجاز في المجاز هے - جلال سيوطي المتوفي سنه ۹۱۰ نے سلطان العلماء كي " الاشارة " كا بنام ' مجاز الفرسان الى مجاز القران " اختصار كيا هے '

(تشبيه القرآن)

سيكڑوں معاني اور مطالب ايسے هيں جو عام نظروں سے پوشيده هيں اور جنكي تشريح و توضيح كيليے ايک دفتر دركار هوتا هے - ليكن سب سے آسان ' مختصر اور بهتر صورت اوسكي يه هے كه اونكو بذريعه تشبيه ادا كيا جاے ' يعنى اونكو ايسے معاني و مطالب كے مماثل ومشابه قرار ديا جاے جو عام طور سے معلوم هيں ' اور نظروں كے سامنے هيں كه مخاطب ان ظاهر اور واضح معاني سے براسطۀ مماثلت و مشابهت اون مخفي ' پيچيده ' اور دير فهم معاني و مطالب تک پهونچ جاے -

مذهب چونكه ما وراے ماده سے بحث كرتا هے اسليے بيشتر مواقع پر اوسكو تشبيهوں سے كام لينا پڑتا هے - قرآن مجيد كے تشبيهات پر عام كتب بيان اور نيز فن معاني القرآن ' فن اعجاز القران ' اور فن مجاز القران ميں ان پر كامل بحثيں موجود هيں - اور الجمان في تشابيه القرآن لابي القاسم عبد الله بن باقيا البغدادي المتوفي سنه ۴۸۵ اس فن پر ايک مستقل كتاب بهي هے -

(امثال القرآن)

جو اغراض تشبيه سے متعلق هے بعينه وهي امثال سے مقصود هيں - انبياے مذاهب اور حكماے اخلاق نے تمام طرق استدلال سے زياده ان امثال سے كام ليا هے كه يه استدلالات منطقي سے زياده موثر اور عام فهم هيں ' اس ليے قرآن مجيد ميں بهي نهايت كثرت سے امثال هيں - تفسير كے ضمن ميں مفسرين نے ان امثال كي جو تشريح كي هے انكے علاوه ابو عبد الرحمان محمد بن حسين سلمي نيساپوري المتوفي سنه ۴۰۶ ' ابو الحسن على بن محمد مــاوردي المتوفي سنه ۴۵۰ ' اور شمس الدين ابن القيم المتوفي سنه ۷۵۴ ' نے امثال القرآن " كے نام سے مستقل كتابيں لكهي هيں -

کارزار طرابلس

(امثلة القران)

حکما کے چهوٹے چهوٹے مقولے اور بلغا کے بلیغ فقرے لوگوں کي زبانوں پر چڑهجاتے هیں - اور وهي تقریباً انشا پردازي اور ادب کي جان هوتے هیں ' اور پهر وہ لٹریچر میں اسقدر سرایت کر جاتے هیں که ان سے سینکڑوں محاورے اور تلمیحات پیدا هو جاتے هیں - قران مجید ایجاز اور اعجاز کا کاملترین نمونه ہے ' اسکي سینکڑوں چهوٹي چهوٹي آئتیں اور حکیمانه فقرے عربي علم ادب کے جز بنگئے هیں ' جنکے بغیر عبارت میں بلندي اور کلام میں لطف و شیریني نهیں پیدا هوسکتي - علماے ادب عربي نے قران مجید کي اس قسم کي تمام آئتیں الگ کر دي هیں - ثعالبي المتوفي سنه - ۴۳۰ ع نے کتاب الایجاز والاعجاز میں قاضي ماوردي المتوفي سنه - ۴۵۰ ع نے امثال القران میں - جعفر بن شمس الخلافه نے کتاب الاداب میں ' جلال سیوطي المتوفي سنه - ۹۱۰ ع نے الاتقان میں مستقل ابواب قران مجید کي ضرب الامثال کو جمع کر دیا ہے -

(بدائع القران)

کلام کے محاسن معنوي کے بعد اسکے محاسن لفظي کا درجه ہے جنکو عام طور سے "صنائع و بدائع" کہتے هیں ' زور بلاغت و فصاحت کے ساتهه اگر یه چیز کلام میں پیدا هوجاے تو عجیب لطف دیجاتي ہے - یه بهي عجیب بات ہے که تمام علوم و فنون اسلامیه کے باني و واضع اول عموماً ارباب خلوت و محراب اور بوریا نشینان کلبهٔ فقر هیں لیکن علم بدیع کا مخترع اول ایک عباسي شاهزاده ابن المعتز المتوفي سنه ۲۹۲ ہے ' اوسنے ۱۷ بدائع اپني تصنیف کتاب البدیع میں جمع کیے - قدامه بن جعفر نے جو ابن المتعز کا معاصر تها نقد الشعر میں ۳۰ تک پهونچایا ' ابو هلال عسکري المتوفي سنه ۳۹۵ نے کتاب الصناعتین میں ۷ کا اور اضافه کیا ' ابن رشیق قیرواني المتوفي سنه ۴۵۶ نے کتاب العمده میں ۶۵ بدائع شمار کراے ' شرف الدین احمد بن یوسف تیفاشي نے ۷۰ کیا ' عبد العظیم بن ابي الاصبع المتوفي سنه ۶۵۶ نے کتاب التحریر کے نام سے خاص قران مجید کے بدائع کي کتاب لکهي ' جس میں بدائع کي تعداد ۱۱۰ تک پهونچادي -

---

همزاد

لفظ همزاد کي حقیقت ' همزاد کے وجود پر مفصل بحث ' عمل همزاد کي تشریح اور اوسي کا آسان طریقه اور عمل خواني پر تفصیلي گفتگو ' تاثیر عمل نه هونے کے اسباب ' اور اونکي اصلاح ایام سعد و نحس کا بیان ' دست غیب کے معني ' دست غیب کا صحیح مفهوم ' مشکل کے حل کرنیوالے آسان اور مستند طریقے بزرگان دین نے جن طریقوں کي تعلیم فرمائي اونکا بیان - حب ' تفریق ' هلاکي ' دشمن کے اعمال کي تشریح ' غرضکه هندوستان میں یه سب سے پهلي کتاب ہے جس میں عملیات پر نهایت وضاحت کے ساتهه عقلي و نقلي دلائل سے بحث کیگئي ہے ' اور سچے پکے - مستند - آسان عمل ایسے گئے هیں - تین حصوں میں قیمت هر سه حصص مع محصول ۱۴ آنه -

عرفان کي تجلي — حضرت خواجه غریب نواز اجمیري رح کے حالات میں تمثیل و مختصر تذکره قیمت ۴ آنه -

حیات غوثیه — حضرت غوث پاک کے صحیح اور مستند حالات قیمت ۲ آنه -

دهلي کے شهزادوں کے دردناک حالات مع واقعات غدر وغیره صفحات ۲۵۰ قیمت ایک روپیه -

ملنے کا پته کے - ایم - مقبول احمد نظامي سیوهاره ضلع بجنور

ختم جنگ کے اسباب

انکشاف حقیقت

شیخ سلیمان الباروني کي تصریح

(۳)

ذرا انصاف کیجیے ! اگر میں روپیه کا طالب هوتا تو ایک رقم کثیر کونت سفورس اور انکے همراهیوں کے فدیه میں نه مانگتا ' جنهیں میں نے رها کر کے مسلح پولیس کے تیس سواروں کي حفاظت میں نشات بے کے پاس بهیجدیا ؟ کونت سفورس ایک مشهور دولتمند اطالي ہے اگر میں اسکے اور اسکے همراهیوں کے فدیه میں لاکهوں روپیه بهي مانگتا تو خود اسکو اور حکومت کو گراں نه گزرتا - لیکن میں اس حرکت سے باز رها ' کیونکه یه لوگ تراي جنگ کے قیدي تهے همارې نئي جنگ کے اسیر نه تهے -

ان لوگوں کو رخصت کرتے وقت میں نے کہا تها که هم نے جو کچهه طے کیا ہے یعني مقابله کا اعلان و تجدید اسکي اطلاع تم اپني حکومت کو دیدینا -

یه لوگ خود اپنے اور نشاط بے اس یقین کے بعد که همارے هاتهه سے ان لوگوں کے نکلنے کي کوئي صورت نهیں جب صحیح و سالم طرابلس پهنچے اور جو کچهه دیکها تها بیان کیا تو والي طرابلس کے وکیل کو سخت تعجب هوا ' اور اسکے جواب میں یه خط مجهے لکها :

" جناب فاضل ادیب سلیمان بیروني جازاه الله -

همکو قطعي طور پر معلوم نهیں که ۲۴ - اکتوبر کا خط آپکو ملا ہے بهر حال اطالیه کي بعثت علمیه (علمي مشن) کے اعضاء آج بخیریت پهنچگئے - جن کي زباني هم نے آپکے الطاف و عنایات کي داستان سني ' اور اس سے پہلے جو کچهه آپکے متعلق سنا تها اسکي پوري تائید هوئي - بیشک هم میں اور آپ میں علانیه عداوت کے موجود هوتے هوے آپکا یه طرز عمل آپکي شرافت اور کشاده دلي کي ایک روشن دلیل ہے -

مستقبل تو الله کے هاتهه میں ہے ' لیکن مجهے آپکو یه یقین دلانے کي اجازت دیگئي ہے که خواه واقعات کي رفتار کچهه هو ' مگر هماري حکومت ایک زمانے سے جانتي ہے که عربوں کے دلوں میں آپکي کتني وقعت ہے اور بوقت فرصت آپکے خلوص و لطف کا لحاظ کریگي -

طرابلس الغرب ۱۴ نومبر سنه ۱۹۱۴ ع	}	جنرل توماترون وکیل والي طرابلس -

چونکه کونت مندور کے ساتهه همارا برتاؤ یه رها تها اسلیے حکومت اطالیا نے همارے آخري مطالبه یعنی خود مختاري کے متعلق مرسیلیا میں همارے وفد سے ملکے گفتگو کرنے کے لیے کونت مندور هي کو بهیجا - پهر جب میں تونس آ گیا تو وهاں بهي کونت مندور هي مجهه سے گفتگو کرنے کے لیے بهیجے گئے -

جب اطالوي اخبارات نے مجهپر یه بهتان لگانا شروع کیا که میں نے انکي حکومت سے ایک رقم لیکے جنگ ختم کردي ہے ' اور اس رقم کا اندازه در ملین کیا ' تو انکو نهایت افسوس هوا اور انهوں نے مجهے ایک خط لکها جو ان دروغ بافوں کي زبان کاٹنے میں تیغ سے زیاده تیز ہے - یه خط انهوں نے اس وقت لکها تها جب میں واتس میں تها ' اور وه تونس میں ' گفتگو کے ختم هوچکي تهي اسلیے عنقریب وه روما جانے والے تهے -

خط کو عربي میں کونسل جنرل اطالیا کے مترجم نے لکھا تھا - رہ خط یہ ہے :

صدیقي !

اس خط کے همراه آپکے بهائي شیخ احمد کے لیے فرمان پناہ بخشي بهیجتا هوں ' اور خدا سے دعا کرتا هوں کہ انکو توفیق خیر دے ' اور رہ بخیر و عافیت رطن راپس آئیں - یہي فرمان ایک چیز ہے جو آپ نے مجهہ سے لي ہے ' کیونکہ آپکو همیشہ اپنے وطن کے مصالح کي فکر رهتي ہے -

جسطرح آپکے اسلاف مال کو هیچ سمجھتے تھے اسي طرح آپ بهي اسکو حقیر سمجھتے هیں - چنانچہ آپ نے اپني ذات کے لیے ایک حبہ نہیں لیا ' اور اصل یہ ہے کہ مجھے آپ پر جو اسقدر اعتماد ہے رہ آپکي اسي شان استغنا کي رجہ ہے -

لیکن با ایں همہ بد قسمتي سے اخبارروں نے آپ پر اعتراضات کیئے اور بے اصل بہتان لگائے - مگر میں بخوبي جانتا هوں کہ شاذ و نادر هي ایسے لوگ هونگے جو آپکي طرح یہ دعوی کرسکیں کہ اپنے رطن کے فوائد کے سوا نہ کسي شے کا ارادہ کیا اور نہ کوئي شے چاهي - رالسلام -

۱۶ جولائي { کونت اسفررس

میں سچ کہتا هوں کہ اگر مجھے معلوم هوتا کہ ایک درهم بهي اس هاتهہ نے لیا ہے ' یا اس زبان نے مانگا ہے ' یا اس قلم نے ایک حرف بهي لکھا ہے - تو میں اسکو آگ کي قینچي سے کاٹ دیتا ' بیشک میرے پاس اطالي سکے اور نوٹ تھے - یہ بڑے بڑے معرکوں کي غنیمت تهي ' جو همارے مجاهدین کو ان مقتول و مجروح افسروں اور سپاهیوں کي جیبوں میں ملے تھے ' جو میدان جنگ میں پڑے رهجاتے تھے - انکو هم نے فرانسیسي سکوں سے بدل لیا تھا ' کیونکہ هم نے یہ طے کیا تھا کہ جب تک هم نئے سکے نہ ڈھالیں کے اسوقت تک هم فرانسیسي سکے استعمال کرینگے -

بہت سے لوگ یہ سمجھتے هیں کہ دولت عثمانیہ نے هماري مالي مدد کي ' اسکے علاوہ هندوستان ' شام ' مصر ' اور تونس میں ایسي جماعتیں هیں جو برابر هماري مالي مدد کرتي رهتي هیں -

اسلیے آغاز جنگ سے لیکے انتہاء جنگ تک مجھے جسقدر روپیہ بمد اعانت موصول هوا ہے اسکي ایک فہرست دیکے اس رهم کے چہرے سے نقاب اٹھاتا هوں -

اسم معطي	جسقدر رقم کہ موصول هوئی بحساب فرانسیسي پونڈ
یورپ سے ایک شخص نے	۱۲۰۰
مشرق سے ایک شخص نے	۸۶۰
مغرب سے ایک شخص نے (مع اپنے رفقاء کے)	۲۰۰
یورپ سے ایک اور شخص نے	۴۲۰
اهل مغرب کي ایک متفرق جماعت نے	۲۷
مغرب سے دو شخصوں نے	۱۲

یہ چندے جن لوگوں نے مجھے لاکے دیے تھے - میں نے انہیں اپنے هاتهہ سے لکھکے رسیدیں دیں ' اور اپني حکومت کے خزانچي کو یہ رقمیں دیدیں ' جو کہ یغرن کي مجلس انتظامي کي معرفت صرف هولیں - میرے تونس آنے کے بعد جو چندے آئے رہ میں نے ان ملازموں اور سرداروں میں تقسیم کردیے ' جو میرے همراہ تونس آئے تھے - ان لوگوں سے میں نے انکي دستخطي رسیدیں لیلیں هیں جو اسوقت تک میرے پاس محفوظ هیں -

جو شخص میري اس تحریر کو غور سے پڑهیگا اور جنگ اور حکومت کے معاملات سے راقف هوگا تو اسے یقین هوجائیگا کہ مجھے جسقدر روپیہ بطریق اعانت ملا تھا یعني (۲۷۷۷ لیرہ فرانسیسیہ) رہ ایک مہینہ تک ان بارکش اونٹوں کے کرایہ کے لیے بهی کافي نہ تھا جو مجاهدین کا سامان لاتے لیجاتے تھے ' اور اسلیے میں نے ضرور اپنے پاس سے ایک رقم کثیر صرف کي ہے جسکي مقدار میرے علاوہ اور کسی کو معلوم نہیں -

اگر ضرورت نہ هوتي تو اپنے خدمات کا ذکر نہ کرتا کیونکہ میں نے جو کچھہ کیا ہے رہ رطن و مذهب کي راہ میں کیا ہے ' اسلیے اس کا کسي پر احسان نہیں - لیکن اب جو ذکر آگیا ہے تو اس تقریب سے میں بلا فخر کہتا هوں کہ میں هي رہ شخص هوں جس نے اپني جان ' مال ' زبان ' اور قلم سے اپني اور اپنے هموطنوں کي پیشانیوں سے داغ ننگ کے مٹانے کي آخر وقت تک کوشش کي اور سوائے ان لوگوں کے جنکا میں نے ذکر کیا ہے اور جنکے احسان کو میں کبهي نہیں بهول سکتا ' اور کسي غیر کے منت کش نہیں هوے -

میں نہیں سمجھتا کہ ان لوگوں کے علاوہ مشرق و مغرب میں ایک شخص بهي یہ دعوی کرسکتا ہے کہ اس نے همیں ایک درهم بهي دیا یا خود حکومت عثمانیہ یہ کہکے کہ اس نے هماري اعانت کي ' بلکہ حکومت عثمانیہ نے تو هماري یہ مدد کي کہ جو کچھہ سامان جنگ موجود تھا رہ بهی منگوا لیا - اب میں مع اپنے خاندان کے تونس آگیا هوں اور مصر و آستانہ جارها هوں - اگر کسي شخص کو یہ دعوی هو کہ اس نے براہ راست یا کسي وساطت سے مجھے روپیہ بهیجا اور رہ مجھے پہنچ بهي گیا تو میں اسے اجازت دیتا هوں کہ رہ مجهہ سے اس رقم کا مطالبہ کرے -

مجھے یقین ہے کہ میں ان شہروں میں آؤنگا اور انشاء اللہ کسي سے شرمساري کے بغیر راپس جاؤنگا ' کیونکہ تونس آنے کے بعد میرے پاس جسقدر چندہ آئے تھے رہ سب میں نے یہ کہکے چندہ والوں کو راپس کردیے کہ مجھے اب ایسي جنگ کے دوبارہ جاري هونے کي امید نہیں جس سے اهل ملک کو ذرا بهي فایدہ هو - اسلیے ان چندوں کو لے لینا بے رجہ ہے - اس پر بہت سے لوگوں نے مجھے خطوط لکھے جس میں اس دیانت و استقامت کیلیے داد دي -

اگر جنگ سے مقصد اصلي حاصل نہیں هو اور همیں رطن عزیز بالا دست قوت کے حوالہ کرنا پڑا تو میري نزدیک اسمیں کوئي عیب نہیں - اسلیے کہ الحرب سجال اور هم تو هم ' هم سے زیادہ بڑے لوگوں نے دشمن کي قوت کے آگے هتیار ڈالدیتے هیں - اور غیب کا علم تو اللہ هی کو ہے -

---

تعلیم نسوان کے متعلق

هندوستان کے مشہور و معروف عالم دین حضرات مولانا محمد اشرف علي صاحب کا نہایت مدلل و مفصل مضمون جو بارہ صفحہ پر طبع هوا ہے - صرف دو پیسے کا ٹکٹ بهیجنے پر اُس کے دو نسخے روانہ هوسکتے هیں -

فقیر اصغر حسین عفي عنہ

دفتر رسالہ القاسم - مدرسہ اسلامیہ دیوبند

عالم اسلامی

از اوڈیسا تا تفلیس

اثـر : معمـود بـک رشاد رئیـس معکمہ مصـر

بسلسله سیاست روس

روسي قلمرو میں اوڈیسا ایک نہایت خوشنما شہر ہے - در اصل یہ ایک چھوٹا سا ترکي گاوں تھا ' اس میں ایک قلعہ تھا ' جو قلعہ حاجي بک کے نام سے مشہور تھا - ڈیریباس نامي اسپین کا ایک باشندہ سنہ ۱۷۶۹ع میں روسي بیڑے میں ملازم ہوا ' اور ترقي کرتے کرتے امیر البحر کے درجہ تک پہنچگیا - یہي شخص ہے ' جس نے اس گاوں پر قبضہ کیا ' اور موجودہ شہر کي داغ بیل ڈالي - یہ واقعہ کیتھرائن دوم کے عہد کا ہے -

اسکے بعد یکے بعد دیگر دو فرانسیسي حکومت روس کے ملازم ہوے - ایک ڈیوک آف ڈاریشیلیو اور دوسرے کونٹ آف دولا نجروں - ان دونوں شخصوں نے اوڈیسا کے حدود وسیع کیے ' اور اسکي رونق و آبادي کو ترقي دي - یہاں کي تجارت برابر ترقي کرتي رهي ' اور اب تو وہ روس کا مرسیلیز ہے -

یہاں سب سے پہلے رومي ' یہودي ' اور بلغاریوں کي ایک جماعت معاش کي تلاش میں آکے آباد ہوئي تھي اور اب تو یہاں صدها اقوام کے لوگ رهتے هیں -

اس شہر کا نام ایک قدیم یونان شہر کے نام سے ماخوذ ہے ' جو اوڈیسوس کہلاتا تھا ' یہ شہر اسي طرف کہیں قریب تھا - اس کا ذکر جنگ طراودہ کي تاریخ میں آتا ہے - اس شہر کي سڑکوں میں ایک سڑک کا بھي نام ڈیریباس ہے - جیسے ایک هائي اسکول بعینہ اسي نام سے موسوم ہے - اور اس حصہ شہر کا نام لانجرون ہے ' جسمیں دریائي حمام هیں -

اوڈیسا میں متعدد مجسمے هیں ' جنمیں ایک کیتھرائن دوم اور ایک ریشیلیو کا ہے - لب دریا ایک نہایت عمدہ سڑک ہے - اس سڑک کا نام بولفار نیقولا ہے -

شہر میں بہت سے ہوٹل هیں ' جن میں سے لنڈن ہوٹل ' سنیٹ پیٹرسبرگ ہوٹل ' کونٹي نیٹل ہوٹل '' اور برسٹول ہوٹل قابل ذکر هیں - انکے علاوہ بہت سے بنک ' تھیٹر ' عجائب خانے ' قہوہ خانے ' قبرستان هیں - اوڈیسا کے سب سے بڑے قہوہ خانے رو بینا اور فانکوني هیں - نواح شہر میں حمام هیں ' جنکے متعلق مشہور ہے کہ وہ صحت کے لیے مفید هیں -

سب سے پہلے یہاں سنہ ۱۸۱۲ ع میں طاعون آیا - قریب تھا کہ تمام شہر ویران ہوجاے - چنانچہ اموات کي تعداد ۱۳ هزار تھي -

دول اتحاد ثلاثي کے بیڑوں نے بسلسلہ جنگ کریمیا اس کا محاصرہ کیا ' اور گولہ باري بھي کي - یہاں کي آبادي روسي ' اطالي ' اور یہودیوں کا ایک مخلوط مجموعہ ہے - یہاں بعض اطالي خاندان والي کے برابر دولتمند هیں ' جسکي آمدني ۴۰ ملین روبل ہے -

قسطنطنیہ کي طرف اوڈیسا سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا کوهستاني جزیرہ ہے ' جسے فیڈ ونیسي یعني اژدهوں کا جزیرہ کہتے هیں کفاک الله شرها -

اوڈیسا سے میں کریمیا روانہ ہوا جو اعتدال آب و هوا اور حسن مناظر طبعي میں مشہور و معروف ہے - میرا یہ سفر روسکي بار اخوت کمپني کے اسٹیمر پر تھا ' جسکے اسٹیمر رومیاں بار اخوت کمپني کے اسٹیمروں سے کہیں زیادہ صاف و خوشنما ہوتے هیں ' خصوصاً جبکہ اعلی درجہ کے ہوں - یہ اسٹیمر اپنے سینے سے پاني کو هٹاتا هوا همیں لیکے چلا ' یہاں تک کہ کریمیا کے پہلے بندرگاہ اوپاتوریا میں لنگر انداز ہوا ' جسے تاتاري گوزلاوہ اور روسي کوزسوف کہتے هیں ' یہ پہلے ایک دمشق تھا ' جسمیں علاوہ اور چیزوں کے تجارت ہوا کرتي تھیں -

کریمیا کو سنہ ۱۴۷۸ ع میں ترکوں نے تسخیر کیا اور سنہ ۱۷۸۳ میں روس نے اسے ترکوں سے لیلیا - یہاں ایک جامع مسجد ہے ' جو سنہ ۱۵۵۲ ع میں قسطنطنیہ کي جامع ایا صوفیا کے طرز پر بنائي گئي تھي - اسکي آبادي ۲۵ هزار ہے ' جسمیں روسي تاتاري ' اطالي ' یہودي هیں - یہاں سے ۲ فرسٹ (ایک روسي معیار مسافت ہے جسکي مقدار ۱۰۳۵ میٹر ہے) پر بحیرہ مونیاک میں اور ۱۸ فرسٹ پر بحیرہ ساک میں صحت بخش حمام هیں - ان حماموں کا موسم ۲۵ مئي سے شروع ہوتا ہے ' اور آخر اگست تک رهتا ہے - اس اثناء میں هزاروں بیمار نہانے آتے هیں -

اوپاتوریا سے ۶۳ فرسٹ پر سنفیرو پول یعني کریمیا کا جدید دارالسلطنت واقع ہے - یہ ایک نہایت عمدہ شہر ہے اسکي آبادي ۶۰ هزار ہے -

اوپاتوریا سے ۵ گھنٹے تک چلنے کے بعد همارا اسٹیمر سواسطاپول پہونچا - یہ ایک بہت بڑا شہر ہے ' جسکي سڑکیں بڑي بڑي اور عمارتیں عظیم الشان هیں ' روشني برقي ہے - سڑکوں پر ٹریموے چلتي ہے - بندرگاہ میں بحر اسود کا بیڑا رهتا ہے - یہاں روسي محافظ فوج اسقدر ہے کہ نووارد کو اول وهلہ میں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کے تمام باشندے افسر اور سپاهي هیں - گو یہ ایک تجارتي شہر ہے ' مگر باایں همہ اول درجہ کا جنگي شہر معلوم ہوتا ہے -

ریلوے لائنوں نے تمام روس سے اسے ملادیا ہے - یہاں ان تمام افسروں کے مجسمے نصب هیں جنہوں نے جنگ میں کارهاے نمایاں انجام دیے هیں ' خواہ یہ افسر بري ہوں یا بحري - ان مجسموں کے علاوہ جنگ کي یادگاریں بھي هیں جو بلجیم میں واٹرلو کي یادگاروں کے مشابہ هیں - یہاں کا سب سے زیادہ لطیف مقام مینوسپل باغ ہے ' جو لب دریا واقع ہے - باغ میں روزانہ باجا بجتا ہے - افسر اور سپاهي جوق در جوق آتے هیں ' مگر سپاهیوں کو اندر جانے کي اجازت نہیں -

یہاں کي سڑکوں میں سے ایک مہتم بالشان سڑک کا نام بولغا ہے - اس سڑک پر ایک بہت بڑا باغ ہے ' جسمیں ایک عظیم الشان گول عمارت ہے - اس گول عمارت کے اندر ایک دائرے میں جنگ کریمیا کے واقعات اور ان ترکي ' فرانسیسي ' انگریزي وغیرہ وغیرہ فوجوں کي تصویریں کندہ هیں ' جنہوں نے جنگ کریمیا میں حصہ لیا تھا - انکے علاوہ سامان مدافعت ' اسلحہ ' ذخائر ' سامان استحکامات ' وغیرہ اس باغ میں بکثرت موجود رهتے هیں -

بندرگاہ کے دهانہ سے قریب ایک دوسري سڑک پر ایک نہایت هي اهم عجائبخانہ ہے - یہ عجائبخانہ محاصرہ سواسطاپول اور ان تمام توپوں ' دیگر انواع اسلحہ ' نقشوں ' وغیرہ کے ساتھہ مخصوص ہے جو اس محاصرہ میں استعمال کیے گئے تھے - سنہ ۵۵ - ۱۸۵۴ کے اس محاصرہ نے سواسطاپول کو تاریخ میں مشہور کردیا - یہ محاصرہ اسقدر شدید تھا کہ سواسطاپول قریباً بالکل برباد هوگیا تھا - مگر اس ٹھوکر کے بعد وہ فوراً سنبھلا اور بسرعت تمام ترقي کے میدان میں چلنے لگا - اسوقت اسکی آبادي ۵ هزار ہے ' جسمیں نصارے زیادہ اور تاتاري اور یہودي کم هیں -

یہاں چند هوتّل بهي هیں جنمیں سے مشهور ترین کیسٹ هوتّل جو ساحل پر راقع هے ' اور جران هوتّل هے - ١٠ کیلومٹر کے فاصله پر خانقاه مارجرجس هے ' جسکو بنے هوے اسوقت ایک هزار سال هوے - اس خانقاه کا موقع نہایت هي عمده ر خوشنما هے -

ریل میں جانے رالے کے لیے سوا سطابرل سے کریمیا کے قدیم دار السلطنت باغچه سراے تک ٤٣ کیلومیٹر هیں - باغچه سراے ایک چهوٹا سا شہر هے - یہاں عهد قدیم کي چند جامع مسجدیں اور باغ تو هیں ' مگر جدید ترقي کے آثار ذرا بهي نہیں - نه عمده سڑکیں هیں نه ٹریموے ' نه برقي رروشني ' نه قابل لحاظ هوتّل -

ابهي تک خانات تا تار کا قصر موجود هے ' جو سترهویں صدي میں بنایا گیا تها -

یہاں کي جامع مسجد کے درراز‌ه پر یه عبارت کنده هے :

" سلامت کراے خان ابن الحاج سلیم کراے خان سنه ١١٥٥ "

وسط قصر میں ایک فواره هے ' جس پر یه عبارت لکهی هوئي هے :

" قیلان کراے خاں ابن الحاج سلیم کراے خاں غفر الله لهما ر لوالدیهما سنه ١١٦٢ ع "

اس عبارت کے بعد یه آیت هے : " سقاهم ربهم شرابا طهوراً " - ان عبارتوں کے علاوه گلاب کے دو درختوں اور تین قسم کے میوں کي تصویریں بني هوئي هیں -

وسط قصر میں ایک اور فواره هے جس پر یه آیت لکهي هوئي هے " عیناً فیها تسمي سلسبیلاً " اوپر کي منزل میں ایک بڑا کمره هے ' جسکي دیوارون پر ایک فارسي قصیده لکها هوا هے - قصیده کے علاوه مختلف قسم کے پهلوں کي پلیٹوں کي تصویریں بني هوئي هیں - یه هال اس قصر کا سب سے زیاده خوشنما حصه هے -

نیچے کي منزل میں ایک هال هے جسکي چهت دستکاري کا جمیل ترین نمونه هے - اسکے دررزاه پر یه عبارت کنده هے -

" در را زه دیوان سلامت کراے خان ابن الحاج سلیم کراے خاں سنه ١١٥٦ " اس قصر میں ایک باب السلسبیل هے جس پر یه لکها هے : ان گهروں کے مالک سلطان اعظم اکرم منکلي کراے خاں ... الخ -

قصر کے اندر اور باهر باغ هیں - یہي باهر کا باغ آجکل میونسپل کا باغ هے ' جہاں لوگ سیر ر تفریح کے لیے آتے هیں - یہاں جامع سلطاني بهي هے - مئي میں جبکه میں یہاں تها تو عشا کي اذان ساڑهے نو بجے دیجاتي تهي -

باغچه سراے میں اسماعیل عصبر نسکي کا ایک اخبار ترکي زبان میں شائع هوتا هے ' جسکا نام ترجمان هے - ایک لڑکیوں کا مدرسه بهي هے - جسے انکي بیوي چلاتي هیں - اس مدرسه میں لڑکیوں کو ترکي ' روسي ' عربي ' (ابتدائي پیمانه پر) عقائد اسلامي ' حساب ' جغرافیه ' علم الصحة ' خانه داري ' دستکاري سکهائي جاتي هے - بعض لڑکیاں قران شریف حفظ کرتی هیں -

باغچه سراے کي آبادي ١٨ هزار هے جسمیں ١٤ هزار تا تاري ٣ هزار نصاري اور ایک هزار یہودي هیں -

سواسطابرل سے یالطه تک تین راستے هیں - دریا ' موٹرکار ' اور ریل - پہلا راسته عمده هے - مسافر کو کریمیا کے ساحل پرسے رنگا رنگ پهاڑیوں کے دلفریب منظر دکهلائي دیتے هیں ' مگر دوسرا راسته اس سے عمده هے ' خصوصاً ابتداء باب بایدارسے که یہاں سے تر و تازه منظر پهاڑ اور درخت هي درخت نظر آتے هیں - تیسرے راسته میں کوئي امر قابل ذکر نہیں -

کریمیا کے حمام رالے شہروں میں یالطه خوشنما ترین شہر هے - اسکي هوا گرمیوں میں نہایت معتدل اور امراض صدر کے لیے بیحد مفید هے - اسي لیے اسے " نیس روس " کہتے هیں - تمام عمارتیں اور راستے بالکل نئے طرز کے هیں - ایک میونیسپل باغ هے - اس باغ میں روزانه باجا بجتا هے - یہاں کے مشهور هوتّل رشین ولا ایلن اور مدینو هیں - آبادي ٣٥ هزار هے ' زیاده تر نصاری هیں اور کمتر مسلمان اور یہودي - یالطه کے نواح میں لیفیڈي ' جہاں زار روس موسم گرما میں بسر کرتے هیں ' الوپکا ' اور یانـدا رغیره نہایت خوش سواد مقامات هیں -

یالطه سے میں باطوم آیا - راسته میں اسٹیمر بہت سي سرحدوں پر سے گذرا ' جن میں اهم یتو دوذیي اور کریمیا کا آخري بندر گاه کیرش هے - اسے ابنائے کیرش میں آکے بحر ازدف اور بحر اسود دونوں ملتے هیں -

غرض ساحل کریمیا باتوریا سے شروع هوتا هے ' اور کیرش میں آکے ختم هوتا هے ' اسمیں سے بعض حصه تو میدان هے اور بعض حصه کوهستاني هے - کوهستاني مناظر بیحد دلفریب هیں -

کوه قاف کا ساحل اناپا سے شروع هوتا هے ' اور باطوم میں ختم هوتا هے - تمام ساحل میں جهاڑیاں ' درخت اور انتها درجه کے خوشنما پهاڑ هي پهاڑ هیں - اسکي اهم سرحدیں نوفور ' سیسک ' (جو ایک بڑا شہر هے) اور باجري هیں - یه تمام مقامات سبزي ر شادابي میں غرق اور موسم گرما کي بهترین ر جمیل ترین قیامگا هیں هیں -

١٥ - فرست کے فاصله پر کوه اتوس راقع هے - یہاں ایک خانقاه هے ' جو پرانے کوه انوس کے راهبوں نے بنائي تهي -

سر خوم قلمرو ابابطا کا دار السلطنت هے ' یه بهي میوں اور پهولوں سے پٹا پڑا هے - اسکي هوا نہایت درجه عمده هے - یہاں سے مصر تمباکو بهیجا جاتا هے - اسکے نواح میں پرانے شہروں ' هیکلوں ' محلوں ' قلعوں ' اور گرجیوں کے بکثرت کهنڈر ملتے هیں - آبادي ٢٠ هزار هے - خود قلمرو ابابطا کي آبادي نصف ملین هے - تین ربع مسلمان اور باقي ارتهوڈاکس عیسائي هیں - یہاں کے اکثر مسلمان باشندے هجرت کرکے ترکي آگئے هیں - اب کوه قاف میں صرف ٣٠ هزار مسلمان هیں جنمیں سے ٨ هزار سر خوم میں هیں اور باقي بحر اسود کے ساحل پر نوفور اور سیسک رغیره میں پهیلے هوے هیں - انکے قبائل " ارنج " کہلاتے هیں -

جہاز پر ایک سیاح کو جاجبري سے لیکے باطوم تک ساحل قفقاز میں سر سبز ر شاداب پهاڑ اور انکی ٢٠٠ میٹر بلند اور برف پوش چوٹیاں نظر آتي هیں - یالطه سے تین دن تک چلتے رهنے کے بعد اسٹیمر باطوم پہنچا ' جو بحر اسود میں روس کا آخرین بندرگاه هے - باطوم اور اوڈیسا میں ٥٦٣ میل کا فاصله هے -

باطوم جسطرح که ایک تجارتي شہر هے اسي طرح ایک جنگي شہر بهي هے -

روس نے اسکے حدود وسیع کیے هیں - نئي سڑکیں نکالي گئي هیں - تمام شہر میں برقي رروشني هوتي هے - ساحل پر بالکل نئے طرز کا ایک میونسپل باغ هے ' جسکي تمام سڑکیں بالکل سیدهي هیں - باغ میں روزانه باجا بجتا هے -

باطوم میں اس میونیسپل باغ کے علاوه ترکوں کے زمانے کا ایک اور نہایت لطیف باغ هے ' جو ایک چهوٹے بحیرے کے ساحل پر راقع هے - یه باغ اب الیگزنڈر پارک کہلا تا هے -

شئون عثمانیه

باطوم کي هوا معتدل هے مگر یہاں کے پاني میں صابون بڑي مشکل سے حل هوتا هے - یہاں سوبڈن کا مشہور انعام یاب بوبیل کے تین گیس کے کارخانہ هیں - یہیں جان باکو سے مٹي کا تیل آتا هے - اتني مسافت بہت طویـل هے اور ۲۴ گھنٹے میں اکسپریس کے ذریعه سے طے هوتي هے - باطوم کے گیس کے مشہور کارخانوں میں مشہور روتشیلڈ اور ماتنا شیف کے کارخـانے هیں - ریل میں باطوم سے افرست پر شکوی کے مشہور چاے کے کھیت هیں - باشندوں کي تعداد ۳۷ هـزار هے - یہاں کي آبادي روس ' گـرج ' ارمن ' چرکس ' اور ترکوں کا ایک مخلوط مجموعه هے - یہاں کے بہترین هوٹل مشرق ' خوشنما منظر ' فرانس ' اور امپیریل هیں -

میں باطوم سے اندرون قوقاز ' قوطایس ' بورجوم اور باکوریاني آیا - یه شہر اگرچـه چھوٹے هیں مگر اپنے راستوں کے پہاڑوں کے سبزه زار ' نہرهاے رواں ' اور تالابوں کے لحاظ سے قابل دید هیں - قوطایس میں نہرهانو کے علاوه اور کولي شے قابل ذکر نہیں هے - هانوں کے پاني کے گرنے کي آواز دور سے سنائي دیتي هے -

جورجوم معدني چشموں کا ایک شہر هے - اسمیں ایک تیزرو اور شدید الصوت نہر هے ' ایک اور نہر هے ' جو اس سے بڑي هے - حل صابون کے باب میں اسکا معمولي پاني باطوم کے پاني کے طرح هے -

خور باکوریاني تو اس قابل نہیں که کوئي اس میں دن بھر یا چند گھنٹوں کے لیے بهي ٹھیرے - البته بورجوم سے اسکا راسته نہایت خوش سواد مقامات سے گیا هے - بورجوم سے ایک نہایت خوش منظر راسته اباستومان کو گیا هے - اس راسته میں سفر موٹرکار پر هوتا هے - یه ابا ستومان وهي شہر هے جو اپنے اعتدال هوا اور حسن مناظر کے لحاظ سے مشہور هے -

بورجوم سے قوقاز کے دارالسلطنت تغلیس ریل پر آیا - تغلیس باطوم اور باکو یا بحر اسود اور بحر خزا کے وسط میں واقع هے - سطح آب سے اسکي بلندي ۳۰۰ میٹر هے -

---

اشتهـــار

طب جدید ؟ از اپنے چالیس سالـه ذاتي تجربے کي بناپر دو کتابیں تیار کیں هیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیاں میں بچوں کي صحت کے متعلق موثـر تدابیـر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي هیں - ڈاکٹـر کرنیں زید احمد صاحب نے بہت تعریف لکھه کر فرمایا هے که یه دونوں کتابیں هرگھر میں هوني چاهیں - اور جذبه هر هالینس بیگم صاحبه بھوپال دام اقبالها نے بہت پسند فرما کر کثیر جلدیں خرید فرمائي هیں بنظر رفاه عام چھه ماه کے لیے رعایت کي جاتي هے طالبان صحت جلد فائده اٹھائیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیه -۱۰ آنه - رعایتي ۱۲ آنه
محافظ الصبیاں ' اصلي قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - رعایتي ۱ روپیه -
اردو میڈیکل جورس پروڈنس معه تصاویر اس میں بہت سي کار آمد چیزیں هیں اصلي قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - رعایتي ۱ روپیه علاوه محصولڈاک وغیره -

ملنے کا پته :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر میڈیکل افیسـر درجانه - ڈاکخانه بھیري ضلع رهتک -

جــــزائـــر ایجیـــن

بالاخر انگلستان نے نصرانیت کے ایسے اسلام سوز جذبات کے سلسله میں اس حلقه کا بهي اضافه کردیا ' جس کا مزاج سناشوں کو خوف تھا -

ڈاوننگ اسٹریٹ کے کارکنان قضاء و قدر نے جزائر ایجین کا فیصله صادر کردیا جو آپ گذشته نمبر کے الاسبوع میں پڑھ چکے هیں -

لیکن کیا اسقدر کافي هے ؟ لیکن ظلم هوگا اگر ان جزائر کے حق میں همارے وقت کے صرف چند ثانیے ' همارے جرائد کي چند سطریں ' اور همارے ماتمگساري و حسرت سنجي کے دفتر بے پایاں میں سے صرف ایک لفظ " افسوس " هو -

یه صحیح هے که هم اس کره زمین کے ایسے ٹکڑے کھو چکے هیں جنکے آگے ان جزائر کي کولي حیثیت نہیں ' اور یه بهي صحیح هے که اسوقت هماري پیشاني پر شکن تنک نہیں پڑي تھي ' لیکن اگر اسوقت هماري پیشاني شکن آلود تـک نہیں هولي تهي تو اسوقت همارے گالوں بلکه دامنوں کو خونین آنسوں سے لاله گوں هونا چاهیے -

ایک زمانے میں زید کا کیسه جواهر سے پر رهتا تها - اسوقت اگر ایک لعل بدخشاني بهي گر جاتا تها تو اسے احساس تک نہیں هوتا تها ' مگر اب که اس جواهر سے پر رهنے والے کیسے هیں چند پیسے رهتے هیں ' کیا اب اسکي وهي حالت رهیگي ؟ یقین مانیے که اگر اب اس کیسے سے ایک پیسه گریگا تو اسکي آنکھوں سے آنسوں کي جھڑي لگجائیگي -

اس آشکباري سے آپ اسکے ظرف کو الزام نه دیجیے که وه بیچاره صرف ایک پیسے کو نہیں روتا بلکه اسکو روتا هے که میں کیا سے کیا هوگیا -

یهي حالت هماري هے ' بلکه اس سے زیاده دردناک - هماري جیب خالي هے ' مگر با ایں همه جو کچهه اسمیں هے وه بهي اسقدر قیمتي ایک عالم اسکو للچائي هولي نظروں سے دیکھه رها هے - پس اگر اسوقت هماري جیب سے کچهه گرتا هے تو کیونکر هوسکتا هے که زبانیں خاموش اور آنکھیں خشک رهیں -

انگلستان کي تجویز میں صرف جزائر هي دولت عثمانیه کے هاتھه سے نہیں نکلے که گو کالاے عزیز جاتا هي مگر غم دزد سے تو نجات ملتي هے ' بلکه یا تو اس کو ایسے مصارف برداشت کرنا پڑتے هیں جنکي وه اسوقت متحمل نہیں هوسکتي یا اسے اپنے پس مانده سرمایه حیات کو بهي وقف غارت و تاراج سمجھنا پڑتا هے ' اور افسوس که دونوں صورتیں جانکاه و روح فرسا هیں !

اس اجمـال کي تفصیل یه هے که جنگي حیثیت سے جزائـر ایجین کي تین قسمیں هیں :

(۱) جو دهانه دره دانیال پر واقع هیں ' جیسے ایمروز ' Imbros بوزجه اطه Tenedos لمني Lemnos سمادیر Samothrace

(۲) جو خليج ازمير پر واقع هيں ان ميں مدلي Mytilene اور ساقز Chias سب سے زيادہ اهم هيں -

(۳) جو انطوليا کے ساحل جنوب و مغرب کے طول ميں واقع هيں - انهي ميں وہ بارہ جزيرے هيں جن پر اطاليا قابض هے -

اب ذرا آپ جزائر ايجين کے نقشے کو سامنے رکهيے - ديکهيے ! گيلي پولي کے رو در رو ايک جزيرہ هے - يهي سمادير هے - آپ ديکهتے هيں کہ يهـاں سے گيلي پولي پر اور پهر گيلي پولي سے بـراہ خشکی قسطنطنيہ پر کسقدر آساني سے حملہ هو سکتا هے - سمادير کے بعد امبروز هے - يہ جزيرہ اس طرح واقع هے کہ سمادير اور گيلي پولي کو ملا کے ايک مثلث شکل پيدا هوتي هے - يهاں سے بهي گيلي پولي او ر قسطنطنيہ پر بسهولت حملہ هوسکتا هے - امبروز کے بعد درہ دانيال هے - درہ دانيال کے دهانے پر بوزجہ اطہ اور لمني واقع هيں - يہ ظاهر هے کہ لمني سے براہ راست درہ دانيال پر اور بواسطہ بوزجہ اطہ اور پر پوري طرح حملہ هو سکتا هے - ان دونوں کے بعد مدلي کا نمبر هے' جو ايشياء کوچک کی سرحد سے نهايت هی قريب هے - اور اس پر حملہ کا بهترين و قريب ترين راستہ هے - اسکے بعد ساقز هے - ساقـز خليج از مير پر واقع هے ' اور از ميـر ميں آنے کے ليے صرف اس خليج کو عبور کرتا هے - از مير کے بعد ساموس هے - مگر يہ خود مختار هے - اسکے بعد نکيريا هے - نکيريا سے براہ راست يا براہ ساموس الدين پر حملہ هوسکتا هے ' و هلم جراً -

اس تفصيل سے آپ کو معلوم هو گيا هوگا کہ دونوں اول الذکر قسم کے جزيروں پر سے قسطنطنيہ يا ايشياء کوچک پر بے تکلف حملہ هوسکتا هے -

ان جزائر ميں سے سمادير' لمني ' مدلي ' ساقز' نکيريا ' وغيرہ يونان کے قبضہ ميں هيں ' اور امبروز اور بوزجہ اطہ دولت عثمانيہ کے قبضہ ميں -

اب ديکهنا يہ هے کہ انگلستان نے کيا کيا هے ؟

انگلستان کي تجويز کا جو خلاصہ روٹر ايجنسی نے بهيجا هے وہ يہ هے کہ باستثناء امبروز ' و بوزجہ اطہ ' اور تمام جزائر يونان کو دلوائے گئے هيں - يعني بالفاظ ديگر وہ جزائر جنکو يونان اپنے پر شوکت و قوت بيڑے کے باوجود نهيں ليسکا تها وہ تو دولت عثمانيہ کے پاس رهنے دیے گئے' مگر جن جزائر ميں کہ يونان کي فوج اتر آئی تهي وہ اسی کے پاس رهنے دیے گئے -

کيا اگر يہ فيصلہ خود يونان کے هاتهہ ميں ديا جاتا تو وہ اپنے حق ميں اس سے زيادہ مفيد کوئي فيصلہ کرتا ؟

* * *

هماري قومي خصوصيت تو يہ تهي کہ المومن لا يلدغ من حجر واحد مرتين يعني مسلمان کي شان يہ هے کہ وہ ايک سوراخ سے دو بار نهيں ڈسا جاتا - مگر بد قسمتي سے آج هماري حالت اسدرجہ متغير هوگئی هے کہ اب هماري قومي خصوصيت يہ هے المومن يلدغ من حجر واحد الف مرة يعني مسلمان وہ هے جو هزار بار ايک هي سوراخ ميں ڈسا جائے ! چنانچہ آغاز جنگ ميں هم جسکے فريب ميں آئے تهے انجام جنـگ ميں بهي هم اسی کے فريب ميں آئے اور اسکا خميازہ کهينچا ! !

اعلان جنـگ سے پہلے رياستهاے بلقان سرحدوں پر فوجيں جمع کر رهي تهيں - دولت عثمانيہ نے بهي مقدونيہ ميں فوج جمع کي اور نمايشي جنگ شروع کرالي ' مگر سفير انگلستان نے آکے هميں يقين دلايا کہ اس وقت تک تم پر حملہ نهيں کيا جائيگا جب تک تمهاري طرف سے تحريک نہ هوگي - فوج کو فوراً منتشر کردو - ورنہ اسکے معني يہ هونگے کہ تم جنگ کا ارادہ رکهتے هو ' اور يہ امر حملہ کے ليے محرک هوسکيگا -

هم نے اپني سادہ لوحي سے اعتماد کيـا حالانکہ قران حکيم نے هميں بتا ديا تها بعضهم اولياء بعض ' پس اس اعتماد کا نتيجہ هم نے بهگتا - هماري فوجوں کے منتشر هوتے هي هر چهار طرف سے حملہ هوا جنهوں نے - اطمينان دلايا وہ پہلے تو تماشائيوں کي طرح خاموشي کے ساتهہ تماشا ديکهتے رهے - اسکے بعد اپني ناطرفداري کا اعلان کيا اور اسکے بعد وہ حرکتيں کيں کہ اگر انکا ذکر چهيڑا جاے تو خدا جانے هم اس موضوع سے کتني دور نکل جائيں -

جسطرح کہ آغاز جنـگ ميں انگلستان نے پيشقدمي کي تهي اسي طرح انجام جنـگ ميں بهي انگلستان هي نے پيشقدمي کي - اس نے دولت عثمانيہ سے اعتماد کي فرمايش کي ' اور جب اس نے فرمايش پوري کي تو اس کے صلہ ميں اس گهر کے دروازہ دشمنوں کے ليے کهولديے -

انگلستان نے اصرار کيا کہ جزائر کا فيصلہ موتمر الصلح ميں نہ کيا جائے ' بلکہ موتمر السفراء کے هاتهہ ميں ديديا جائے - اس نے دولت عثمانيہ کو يقين دلايا کہ وہ اسکے مصالح کا لحاظ رکهيگا ' مگر جب وقت آيا تو اسکے مصالح کو اسقدر پامال کيا کہ اس سے زيادہ پامال کرنا اختيار سے باهر تها -

اس نے يونان کو سمادير دلايا ' جو گيلي پولي کے محاذي اور نهايت هي قريب هے - لمني دلوايا ' جو درہ دانيال کے عين دهانہ پر هے - مدلي دلوايا ' جو ايوالي سے بهت هي نزديک هے ' اور ساقز دلوايا ' جو خليج از مير پر واقع هے - مختصراً يہ کہ اس نے يونان کو وہ تمام جزائر دلوادیے جنکي راہ سے وہ بآساني قسطنطنيہ اور ايشيا کوچک پر حملہ کر سکتا هے -

يہ صحيح هے کہ امبروز اور بوزجہ اطہ يونان کو نهيں دلوائے گئے مگر يہ کيوں ؟ اسليے کہ دولت عثمانيہ کے مقبوضات محفوظ رهيں ؟ حاشا و کلا ! انگلستان کي يہ دلي خواهش هوگي کہ ديگر جزائر کي طرح ان جزائر پر بهي نصرانيت کا علم لهراتا ' مگر يہ کيونکر ممکن تها ؟ يورپ کي سلطنتيں بلکہ خود انگلستان کي عاقبت انديشي کب گوارا کرتی کہ کليد عالم يعني درہ دانيال کو يونان کے رحم پر چهوڑ ديا جاتا ؟ انگلستان نصرانيت يا نصراني سلطنت کی بهبودي کے ليے اسلام کے مصالح کو قربان کرسکتا هے ' مگر کسي يورپ کي سلطنت يا خود اپني معمولي سي معمولي مصلحت کو بهي صدمہ نهيں پهنچا سکتا -

* * *

اس تجويز ميں يہ جزائر يونان کو اس شرط پر دلوائے گئے هيں کہ :

(۱) يهاں کے مسلمانوں کے حقوق کا لحاظ رکها جائے -

(۲) اور ان جزائر ميں کوئی جنگي مرکز نہ بنايا جائے -

انگلستان سمجهتـا هے کہ اس نے اس ابلـہ فريبي اور طفل تسلي سے مسلمانان عالم کے دلوں سے ان وسواس و شکوک کو نکالديا جو انهيں بيچين کر رهے تهے ' مگر وہ کاش اب هم کو اسقدر سادہ لوح اور نادان نہ سمجهتا کہ اسکے ليے يهي بهتر تها !

اس موقع پر سب سے پہلے همارے سامنے وعدہ آتا هے ' اور يہ خيال آتے هی کہ يہ يورپ کا وعدہ هے همارے دلوں ميں بے اطمينانی و بے اعتمادي کا محشر بپا هوجاتا هے ' کيونکہ تجربہ نے هميں يہ بتاديا هے کہ يورپ کو اپنے عهد و پيمان کے توڑنے کي اتني پروا بهي نهيں جتني کہ بوٹ کي ليس کے توڑنے کي هوتي هے -

هم نے يہ بهی ديکهہ ليا هے کہ دنيا ميں عدل و انصاف کا وجود دماغ کے خانہ تخيل اور کاغذ کے صفحات کے علاوہ اور کہيں نهيں -

صرف ایک شے یعنی قوت ہے ' جسوقت وہ جلوہ فرما ہوتی ہے تو یورپ اسکے چہرہ پر عدل کا نقاب ڈالکے اسکے سامنے سر بسجود ہوجاتا ہے - پس جبکہ اس قوت کی دیوی نے ہم سے اپنا رشتہ توڑ کے یورپ سے باندھا ہے تو پھر کون ہے جو یہ شرائط پورے کرائیگا ؟

" مسلمانوں کے حقوق کا لحاظ رکھا جاے " یہ کوئی نیا دام فریب نہیں - یہ تو وہی فقرہ ہے جو ہمیشہ یورپ نے کسی مُلک کو ہلال کی قلمرو سے نکالکے صلیب کی بادشاہی میں داخل کرتے وقت کیا ہے - پھر کیا اس کرہ ارض کی وسیع آبادی میں اسکی ایک عملی مثال بھی پیش کیجاسکتی ہے ؟ کیا اس وسیع عالم نصرانیت میں ایک شخص بھی اس باب میں مرد عہد ہونے کے ساتھہ مرد ایفاء ہونے کا بھی وعدہ کرسکتا ہے ؟

افریقہ ' یورپ ' اور ایشیا ' جاو وہاں کے اسلام سے چھنے ممالک میں پھرو اور سنو کہ وہاں کا ایک ایک ذرہ کیا کہرہا ہے -

" جنگی مرکز نہ بناے جائیں "' مگر اس کا ذمہ کون لیتا ہے ؟ انگلستان ' جس نے اپنے سامنے کریٹ سے بین القومی علم اتروا کے یونانی علم نصب کرایا ! کیا اگر یونان جنگی مرکز بنائیگا تو انگلستان اسے منع کریگا ؟ اسیطرح جسطرح کہ اس نے فرانسیسیوں کو عربوں پر ظلم کرنے سے منع کیا تھا یعنی اپنے جہاز جبل طارق سے فرانسیسیوں کی مدد کے لیے بھیجے تھے ؟

پھر یہ مانا کہ یونان نے ان جزائر میں مستقل جنگی مرکز نہ بنائے' لیکن اگر خود اس نے چھیڑ کے اعلان جنگ کیا اور گو بعض حصہ اسنے نہ فتح کیا ہو' مگر واقعہ ادرنہ کی طرح انگلستان نے کہا کہ یہ یونان کے مطلوبہ ملک اسے دیدیے جائیں ورنہ ان جزائر میں ہنگامی مرکز بناکے درہ دانیال اور تمام ایشیائی ترکی پر حملہ کردیگا تو ہم کیا کرینگے ؟

اصل یہ ہے کہ انگلستان نے اس طرح دولت عثمانیہ کے سر پر دشمن کو کھڑا کردیا ہے کہ وہ کبھی اسکے خیال سے اختلاف کی جرات نہیں کرسکتی' ورنہ اسکا لازمی نتیجہ ایشیائی ترکی پر حملہ ہوگا -

یہ ہے دولت عثمانیہ کے مصالح کا لحاظ ' جسکا وعدہ مسئلہ جزائر کو موتمرالسفارہ کے ہاتھہ میں دیتے وقت کیا گیا تھا -

انگلستان نے یہ جزائر یونان کو اسلیے دلوائے ہیں کہ یونانیوں کے قدیم وطن ہیں' اور بقاعدہ " وطن اہل وطن کے لیے ہے " وہی اسکے مستحق ہیں - پھر یہاں کی آبادی ایک ایسی حکومت چاہتی ہے جو مہربان و عادل ہو' ان میں تعلیم پھیلائے ' شہروں کو آباد و اراستہ کرے ' تجارت و صنعت کو ترقی دے' اور ملک میں امن و اطمینان کی زندگی پیدا کرے' اور ترک یہ نہیں کرسکتے - لیکن غور سے دیکھیے تو ان دونوں دلیلوں میں ایک دلیل بھی صحیح نہیں -

" وطن اہل وطن کے لیے ہے " اس قاعدہ کا صور اسوقت بیشک بہت بلند آہنگی سے پھونکا جاتا ہے ' جب کسی ایسے ملک کا سوال درپیش ہو جسکے باشندے نصرانی ہوں اور وہ کسی اسلامی حکومت کے ماتحت ہوں - لیکن صورت حال یہ نہ ہو تو پھر یہ اصول طاق فراموشی میں رکھدیا جاتا ہے - مثال کے لیے زیادہ تفحص و تلاش کی ضرورت نہیں البانیا ابھی آج کا واقعہ ہے -

پھر ان جزائر میں صرف یونانی ہی آباد نہیں ' بلکہ یہودی ' مسلمان بلغاری وغیرہ بھی رہتے ہیں - خصوصاً مسلمان کہ ان کی ایک کثیر تعداد صدیوں سے یہیں رہتی ہے - ایسی حالت میں یہ جزائر یونان سے کیوں ملحق کیے گئے حالانکہ ایپرس اور سالونیکا میں یونانیوں نے اپنے مختلف الجنس اخوان مذہب کے ساتھہ جو سلوک کیا ہے وہ اس امر کا ایک قاطع و مسکت ثبوت ہے کہ یونانی سخت متعصب و خونخوار قوم ہے' اور کسی طرح بھی اس قابل نہیں کہ دوسری قومیں اور خصوصاً وہ جو اس سے مذہباً بھی مختلف ہوں اسکے رحم کے حوالے کی جائیں -

اگر درحقیقت مقصود ان جزائر کی اصلاح و ترقی تھی تو پھر کیوں نہ انکو ساموس کی طرح خود مختار کردیا گیا ' کیونکہ یقیناً بحالت خود مختاری وہ اس سے زیادہ ترقی کر سکتے تھے جتنی کہ اب وہ یونانیوں کے ماتحت رہکے کر سکینگے -

لیکن یہ تمام باتیں تو اسوقت ہوتیں جب کہ یورپ کے طرز عمل کا معیار حق و عدل ہوتا یہاں تو بقول مشہور کاتب سیاسی مسٹر لویسین و لف " یورپ نے بلقانی مدبر کی حیثیت سے اپنے طرز عمل کے لیے جس معیار جدید کو شروع سے آخر تک تسلیم کیا ہے وہ خود غرضی اور سختی ہے "

آخری نقطہ بحث یہ ہے کہ انگلستان نے ایشیائی ترکی کو کیوں خطرہ میں ڈالا ' حالانکہ اسکا تو یہ دعوی ہے کہ ایشیاء میں ایک مستحکم ترکی کا وجود اسکے ایشیائی مصالح کے لیے ناگزیر ہے؟

اس کا جواب انگلستان کے دہاء سیاسی اور آیندہ مقاصد کی ایک سبق آموز و بصیرت بخش داستان ہے -

جو لوگ دولت عثمانیہ کی موجودہ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کاروان اسلام کا یہ آخرین نقش یا محض اسلیے اب تک باقی ہے کہ دول یورپ میں شدید رقابت و منافست ہے - اگر یہ رقابت نہ ہوتی تو وہ مسائل طے ہوگئے ہوتے جو ہنوز نا طے شدہ ہیں ' اور جو واقعات اسوقت پیش آے ہیں یہ بلکہ اس سے سخت تر آج سے پہلے پیش آچکے ہوتے - وہ شخص نصرانیت کا سب سے بڑا فرزند ہوگا ' جو دول کی اِس رقابت کو دور یا کم ازکم اس حد تک کم کردیگا کہ وہ آخذ و اعطا کے اُصول پر اِس اسکیم کی تکمیل کے لیے متحد ہوسکیں جس کا آغاز اندلس میں ہوا تھا -

سر ایڈ ورڈ گرے جب سے وزیر خارجہ ہوے ہیں انکی تمامتر کوشش یہ ہے کہ کسیطرح یہ رقابت کم ہو' اور دول یورپ متحد ہوکے کام کر سکیں - ہم باب عالی کے نام دول کی یاد داشت اور بلقان کی جنگ ثانی کے علی الرغم کہتے ہیں کہ سر ایڈ ورڈ گرے اپنی ان کوششوں میں نا کام نہیں رہے -

جدید یورپ کی تاریخ حیات میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ اس نے ازمنہ متوسطہ کی طرح اسلام کے مقابلہ میں متحد ہوکے کام کیا - پہلی کوشش کے بہمہ وجوہ مکمل ہونے کی توقع ایک غلط توقع ہے' اسلیے اگر اس اتحاد میں جا بجا اختلاف کے رخنے نظر آتے ہیں ' تو اسکو ناکامی سے تعبیر کرنا صحیح نہیں - یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دفعتہً چار ریاستوں کا اعلان جنگ ' دول یورپ کا اعلان نا طرفداری ' اسکے بعد فیصلہ بقاء حالت کے ساتھہ ' اسکی تنسیخ ' عدم سقوط کے باوجود تسلیم ادرنہ پر اصرار ' وغیرہ وغیرہ یہ تمام واقعات اسطرح پیش نہ آتے اگر سر ایڈورڈ گرے کی سرگرم کوششوں نے یورپ کے اتحاد سیاسی کا درس اولین نہ دیدیا ہوتا سچ یہ ہے کہ انگلستان اس فخر میں معذور ہے کہ اسکے ایک فرزند نے یورپ کو اسدرجہ مسحور کرلیا کہ اسکے اشارے پر سب نے علانیہ صداقت و انصاف کو ٹھکرادیا -

بیشک انگلستان کے ایشیائی مصالح کے لیے ایشیامیں ایک مضبوط ترکی کا وجود ناگزیر ہے ' مگر صرف اسوقت تک جب تک کہ یورپ سبق آموز اتحاد فی العمل اور انگلستان کا پاے اثر راسخ نہیں ہوا ہے - کیونکہ اسکا مابہ الامتیاز حزم و تحوط ابھی اپنے اثر کے استحکام کو نا کافی اور یورپ کو خام کار سمجھتا ہے - ایشیائی ترکی کے استحکام کے لیے اسکے بحری دروازوں پر یونانی متعین کردیے گئے ہیں - سر ایڈ ورڈ گرے کے حلقۂ تعلیم میں درس اتحاد جاری ہے ' اور استحکام نفوذ و اثر کے لیے کوششیں ہو رہی ہیں - جب یہ دونوں سلسلے پورے ہوجائینگے تو وقت آئیگا جسکے دیکھنے کے لیے خدا کرے اس سر زمین پر کوئی مسلمان نہ رہے - انہ لقول فصل ' وما ہو بالہزل ' انہم یکیدون کیداً لیطفؤ نوراللہ ' واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون -

آثار عتیقه

حفریات بابل

حفریات بابل پر الهلال نمبر ۵ جلد ۲ میں ایک مفصل مضمون شائع هوچکا هے - آج انکے نو دریافت آثار کا ایک اور مرقع شائع کیا جاتا هے -

دیکھیے وسط صفحه میں ایک شخص کي تصویر هے - یهي ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لولي هیں ‘ جنکي زیر نگراني دوآبه میں تمام کام هو رها هے - ڈاکٹر موصوف آثار قدیمه مشرق کے ایک کامل و متبحر عالم سمجھے جاتے هیں - انکے ساتھه اور چند اشخاص بھي کام کررهے هیں ‘ جنمیں ایک ڈاکٹر مارش بھي هیں -

اس تحقیقات کے لیے جرمن میں ایک انجمن قائم هوئي هے - جسکي اعانت خود

اسیریا کے شکسته مقبرے

ڈاکٹر رابرٹ کولڈ اوني جنکي زیر نگراني دو آبه دجله و فرات میں حفریات کا سلسله جاري هے -

بابـل کي قـدیم بنیادیں

شاهنشاه جرمني نے ایک بهت بڑے عطیه سے کي هے - یهي انجمن اس جماعت کو مالي مدد دے رهي هے -

آپکے داهنے طرف ایک تصویر هے یه اشوریوں کے گول چھتوں والے مقبرے هیں -

اس زمانے میں اینٹوں کے آگ میں پکانے کا رواج نه تها - کچي اینٹیں هر قسم کي عمارت میں استعمال کي جاتي تهیں - یه مقبرے بهي کچي اینٹوں کے هیں - یه اندر سے اسقدر وسیع هیں که انمیں کئي تابوت بآساني آسکتے هیں - انمیں سیڑهیاں بني هوئي هیں جن پرسے انسان مقبروں کي بالکل ته تک جاسکتا هے -

مقبروں کے کهودنے پر لاشیں تو نهیں نکلیں البته هڈیاں نکلي هیں - انکي لاشوں کو دفن هوے ڈهائي هزار سال هوے هیں - اسقدر طویل مدت میں بھي ان هڈیوں کا بوسیده هوکے خاک نه هونا ایک حیرت انگیز واقعه هے !

اس تصویر کے محاذي ایک اور تصویر هے ‘ جسمیں آپکو ایک بیل نظر آتا هوگا - یه تصویر بابل کے اس مشهور مقدس بیل کي هے جسکا نام نیبو (Nebo) تها -

نو تنقیب آثار میں بابل کي دیوي ایستهر کے مندر کے کهنڈر نکلے هیں - نیبو کي یه تصویر اسي مندر کے دروازہ پر بني هوئي هے -

آجکل کي طرح اهل بابل کي عمارتیں بھي پکي اینٹوں کي هوتي تهیں اور جڑائي میں چونا استعمال کیا جاتا تها -

بابـل میں ۴۰ فیت عمیق غـار

تیسري تصویر نیبچند نیزر کے محل کي نیو کي هے - جسطرح آجکل اینٹوں کے رخ پر کارخانے کا نام یا سنه هوتا هے ‘ اسیطرح اس نیو میں هر اینٹ کے ایک رخ پر بادشاه کا نام اور اسکا شاهي خطاب خط میخي میں لکها هوا هے اور دوسرے رخ پر اسکي تصویر بني هوئي هے -

چوتهي تصویر ایک غار کي هے جو بابل میں کهودا گیا هے - یه ۴۰ قدم گهرا هے اور کئي سو قدم تک نیبو چند نیزر کے شاهي شهر کي پخته سڑکوں اور نیو تک چلا گیا هے - خیال یه هے که وه تمام رقبه کهودا جاے جسمیں شاهي محلات وغیره تهے - اس خیال کي تکمیل کي طرف یه غار پهلا اور کامیاب قدم هے - اسوقت اس غار میں سو آدمي کام کررهے هیں -

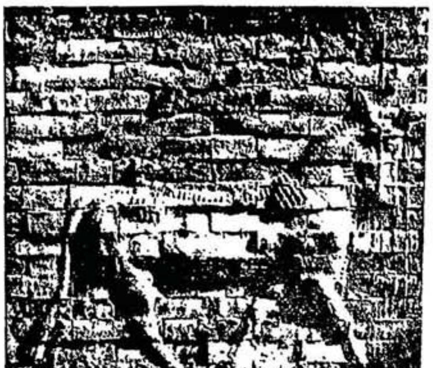

مـقـدس بـیـل نیبو

مراسلات

عـريضـه تشنـگان حجاز مكـۀ مكـرمه .

چشم دارم از مسلمانان هنـد
عـاطفت بر حـال ما بيچارگان

حجاز كرام تو يقيناً نهر زبيده كے نام اور اسكي ماهيت سے واقف هي هونگے - مگر برادران اسلام ! جنـكو ابتک شرف زيارت بيت الله شريف نهيں حاصل هوا هے وه اس نام اور اسكي اهميت سے نا واقف نه هونگے ' اس نهر كا سر چشمه وادئ نعمان هے ' جو مكۀ مكرمه كي سطح سے ۸۰ وار بلند اور تين ميل كے فاصله پر واقع هے .- (عرفات) سے يه نهر ۱۲ ميل دور هے ' يه نهر هارون الرشيد كي بيوي زبيده نے بصرف زر كثير (۱۷ لاكهه مثقال) حجاج كرام كي راحت و سهولت كے ليے بنوائي تهي -

خلفاء عباسي ' و ايوبي ' و آل عثمان هر ايک اپنے زمانه ميں بوقت ضـرورت اسكي مرمـت كراتے رهے - سنه ۱۳۰۲ هجري ميں مرحوم سيـٹه واحـدنا و عبد الله ميمن نے يه خدمـت جليل انجام دي - انهوں نے اسكي مـرمـت كے ليے ايک بهت بـڑا سرمايـه هندوستان ميں جمع كيا اور شريف مكه كي اجازت سے كاردان و ماهر انجينيروں كي زير نگراني اسكو درست كرايا - اور اسكي باره شاخيں تمام شهر ميں پهيلا ديں - ان ۱۲ شاخوں كے علاوه بڑے بڑے حوض (ٹنـک) بنوالے كه اسميں پاني جمع رهے اور هنـگامي و فوري ضرورتوں كے وقت كام آئے - سنه ۱۳۲۴ هجري تـک اسكي حالت بهت اچهي رهي مگر بعد ازاں پاني ميں قلت هونے لـگي ' يه حالت ديكهكے حضرت امير مكه شريف حسين پاشا نے اسكي تعمير و تصليم كے ليے مصري ' و تركي ' و هندي وغيره معتبر تاجروںكي كي ايک كميٹي جناب سيد عبد الله زوادي ' كي زير رياست اور نـگراني بنام قوسيون عين زبيده ' مقرر كي اس كميٹي ميں ۳۱ ممبر تهے اسكا مقصد يه تها كه مختلف مقاموں سے چنده جمع كرکے نهر مذكور كي از سر نو تعمير كـرائي جائے - كميٹي مذكور نے اپنا كام شروع كيا اور بهت كچهه اصلاح و درستگي كي ' اور اب بهي كچهه نه كچهه كر رهي هے ' ليكن يه ظاهر هے كه روپے كے بغير كوئي كام نهيں چل سكتا - اور اسي كي يهاں سخت ضرورت هے - لهذا جو صاحب اس كار خير ميں شريک هوكے ايک كے بدلے لاكهه كا ثواب لينا چاهيں انـكو چاهيے كه اپنا چنده حسب ذيل اشخاص كے پاس بهيجديں :
شـهر دهلي چانـدني چوک كوٹهي مرحوم حاجي عليخان صاحب بمبئي نمبر ۱۳٦ ناگديوي اسٹريٹ حاجي عبد الله و بهائي عبد الرحيم صـاحبان - كلكته نمبر ۱۳٦ ازرا اسٹريٹ جناب حاجي سليم محمود خنجي صاحب جو صاحب ان حضرات كو چنده بهيجيں وه انـكو يه بهي لـكهديں كه يه چنده بمد اصـلاح نهر زبيده هے و نيز اپنا نام اور پته صاف تحرير فرمائيں تا كه رسيد كے بهيجنے ميں دقت نهو -

(خاكسار محمد اسمعيل عفي عنه)

شهر دهلي ميں زير لال قلعه جو ايک مسجد احمد شاه بادشاه كے وقت سے (تقريباً ۱۷۰ سال كي) ايک مسلمان رئيس جاويد خواجه سرا كي بنائی هوئي سنهري مسجد كے نام سے مشهور هے وه بعد ايام بلوه سنه ۵۷ ع كے بسبب قرب و جوار ميں آبادي نه رهنے كے غير آباد هو گئي تهي ' اور گورنمنٹ يا حكام ملٹري نے يقيناً بسبب غير آباد هو جانيكے اسپر اپنا قبضه كر ليا اور اسكے احاطه كي ديواروں اور حجره و حوض وغيره كو منهدم و مسمار كرا ديا ' اور مسجد كو غير محفوظ چهوڑ ديا مسجد چارديواري نهونے كے سبب سے مثل چـٹـيل ميـدان كے هوگـئي هے - اسميں بسـا اوقـات جـانـور چلے آتے هيں اور صحن كو اپني نجاست سے آلوده كرتے هيں - اور نمازيونكو نماز ادا كرنے ميں سخت پريشاني اور دقتيں پيش آتي هيں ' جـانوروں كے عـلاوه انسانوں كي بهي ايک سـراے يا آرامگاه هوگئي هے - هندو چرواهے مسجد ميں بيٹهتے ليٹتے ' اور حقه چلم پيتے هيں ' اكثر ديكها گيا هے ' كه پلٹن كے سكهه سپاهي مسجد ميں بيٹهكر شراب پيتے هيں جس سے مسجد كي بے حرمتي كے علاوه مسلمانوں كے دلوں پر چوٹ لگتي تهي - اب تقريباً ايک سال سے مسلمانوں نے وهاں كا مستقل انتظام كرديا هے اور با قاعده پانچوں وقت وهاں نماز هوتي هے -

خيال يه هوا كه اس جگه كسي آدمي كا رات دن حفاظت كے ليے رهنا ضـروري هے ورنه يهاں كا انتـظام نهوگا - انهيں دنوں ميں ايک تنهائي پسند درويش مسمي طـالب صفي نامي كهيں سے مسجد ميں آگـئے ' اور شب و روز رهنے لـگے ' جنـكے رهنے سے بدكار لوگوں كا مسجد ميں آنا اور رات كو رهنا بند هوگيا - اور مسجد كي حفاظت اور خدمـت مسلمانونـكے حسـب خواهش و منشا هونے لـگي ' ليكن نهيں معلوم كه كيا وجه هوئي كه ميجر بيڈن صاحب ڈپٹي كمشنر دهلي نے طالب صفي صـاحب كو ۵ - دسمبر سنه ۱۹۱۳ ع كو اپني كوٹهي پر بلاكر بيان لكهنے كے بعد حكم ديا كه تم دو دن ميں مسجد سے چـلے جاؤ ' اور مسجد خالي كردو - اس سے پيشتر بهي اكثر درويش وغيره وقتاً فوقتاً مسجد ميں مقيم هوتے رهے اور مسجد كي محافظت كرتے رهے -

مگر حكام سول نے كسي قسم كي كبهي انسے مزاحمت يا باز پرس نهيں كي - هم نهيں سمجهتے كه ميجر صاحب بهادر نے يه حكم كس مصلحت اور قانون كي رو سے ديا هے - جسكي وجه سے خانه خدا كي توهين اور مسلمانوں كے جائز حقوق كي ضبطي اور دل آزاري متصور هے - اميد هے كه ميجر صاحب اپنے اس فيصله پر نظر ثاني فرماوينگے اور آئنده مسجد ميں رهنے والے اور نماز پڑهنے والوں سے كسي قسم كي مـزاحمت اور سختي اور مسلمانوں كي مذهبي آزادي اور جائز و مسلم حقوق ميں دست اندازي نه كريں -

اے - کے - بيباک از دهلي

بريد فرنگ

البانيا کا دار السلطنت کہاں ہوگا ؟

اثر: چارلس ود سیاح حال بلقان

گریفک ٣١ جنوري سنه ١٩١٣

اب که فرمانرواے البانیا اپنا کام شروع کرنے والا هے ' ان خیالات کا سمجهه لینا نهایت ضروري هے جو اس نو پیدا ریاست کے دار السلطنت کے لیے انتخاب مقام میں خود شهزاده اور اسکے ارباب شوری پر اثر فرما هونگے -

یوں تو هر سلطنت کے لیے مقام دار السلطنت کا مسئله سب سے زیاده اهمیت رکھتا هے ' مگر البانیا میں جس قسم کے حالات هیں ان کي وجه سے تو یه ایک ایسا مسئله هوگیا هے جو ریاست کے بننے اور بگڑنے میں بہت هي نمایاں حصه لیسکتا هے - بیک لفظ البانیا کا آینده اور دائمي مرکز جہاں هو وه نه صرف حتی الامکان ایسي جگهه هو جسے باشندگان جنوب و شمال اور ملک کے مسلمان و عیسائي سب پسند کریں ' بلکه ایسي جگه هو جس سے یه توقع هو که وه اغلباً ان مختلف و متعدد حکومتوں کو متحد کریگي ' جو موجوده بدنظمي کي ذمه دار هیں -

خاندان شهزاده ویڈ جو اسلام آباد البانیا کا بادشاه منتخب هوا هے

نظر انتخاب یقیناً چهه شهروں میں سے کسي شهر پر پڑیگي - یه چهه شهر یه هیں -

(١) سقوطري جو اس ملک میں سب سے بڑا اور سب سے زیاده اهم هے -

یہاں عمارتیں اور پبلک دفتر موجود هیں ' جو شهزاده ویڈ اور انکي حکومت کے قیام میں دائمي طور پر کام آسکتے هیں - مگر سقوطري میں بہت بڑا عیب یه هے که وه سرحد پر واقع هے ' اسکي آبادي مجنون اور جاهل هے ' اور سالہا سال سے جو واقعات پیش آئے هیں ان میں آسٹریا نمایاں حصه لیتي رهي هے -

(٢) کورجا - جو ایک خوش منظر اور دیدهٔ نما شهر هے ' اور سقوطري کے جنوب و مشرق میں ٤٥ میل کے فاصلے پر واقع هے - اسکي سفارش کے لیے اسمیں اسکے علاوه اور کوئي وصف نہیں که یه ایک زمانے میں دار السلطنت تها -

(٣) تیرانا - جو خاندان تاپٹون کا مرکز هے - میر خاندان اسد پاشا هے - اگر یہاں اس قبیله کا اثر سب سے بالادست نه هوتا جسکي وجه سے شهزادے کا پوزیشن نازک اور اس شک کا دروازه همیشه کهلا رهیگا که کہیں شهزاده اسکے هاتهه میں کهلونا نه بنجاے ' تو اس شهر کے انتخاب کے حق میں نهایت مستحکم دلائل قائم کیے جاسکتے تهے -

(٤) دروز - اسکا موقع مرکزي هے ' مگر البانیا میں جو شخص سال میں زیاده ترکسي ساحلي شهر میں رهتا هے وه ان لوگوں کي زندگي اور روح کو نہیں سمجهه سکتا جو اندرون البانیا میں رهتے هیں -

(٥) البیسن - اگرچه موجوده شهر مقتضي هے که اسکي جگه بدلے - قریب کي پہاڑیوں پر ایک نیا شهر آباد کیا جاے ' مگر تاهم میرا خیال هے که البانیا کے دار السلطنت کے لیے بڑي حد تک یه شهر سب سے زیاده مناسب هوگا - صرف اس جغرافي موقع هي مرکزي نہیں بلکه یه همیشه ایک قسم کا دروازه یا شمال و جنوب کا نقطه اتصال خیال کیا گیا هے - اس شهر کو دوریزو اور ویلونا سے ملانے کے لیے ریلوے لائن بنائي جاسکتي هے ' صرف یهي نہیں که البیسن ' جو پست پہاڑیوں میں محصور اور زیتون کے کنجوں میں مستور هے کبهي اغیار کي قوت کا مرکز نہیں بنا ' بلکه اس شهر میں البانی قومیت همیشه ترقي پاتي رهي هے ' اس ملک کے تمام شهروں سے زیاده یہاں کے مسلمان اور عیسائي (جو اپنے عدم جنون مذهبي کے لیے مشهور هیں) باهم نهایت گہرے دوست هیں -

(٦) ویلونا - یه اس حیثیت سے هنگامي مرکز کہا جاسکتا هے که جب سے کمیشن گذشته اکتوبر کو البانیا پہنچا هے ' اسوقت سے اسکا مرکز یهي هے - دوریزو کي طرح اسمیں بهي یه بات هے که یه بندرگاه هے مگر یه انتہاء جنوب میں ایسا واقع هے که دار السلطنت کے لیے اسکا انتخاب هر جگه غیر مرغوب هوگا - یه انتظام جو بالفعل تجویز هوا هے که شهزاده ویڈ آئے اور دوریزو میں رهے ' اسکے غیر مناسب هونے کے آثار مفقود نہیں - اگر یه تجویز در حقیقت نافذ هوني تو یه هز رائل هائنس (شاهزاده رائل) کو اس اعتراض کا هدف بنادیگي که وه اسد پاشا کي حکومت کي رعایت کرتے هیں - نمز ور پالیسي کے اختیار کرنے سے فوري مشکلات سے نجات ملجاتي هے ' مگر یه امر ابهي مشکوک هے که آیا اسد پاشا در حقیقت وفاداري کے ساتهه شهزادے کي تائید کریگا ؟ خصوصاً ایسي حالت میں که وه ایک راه سے آرهے هیں جو موجوده حالت کے ضروریات کے بہت کم مناسب هے -